بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا
"اور جسے حکمت (فہم دین) عطا ہوئی تو بے شک اسے بڑی ہی خیر عطا ہوئی"
جواہر الرشید
یعنی
ہزاروں زریں ملفوظات میں سے منتخب
صد پند لقمان
علماء و مفتیان کرام، اساتذہ و مشائخ عظام، طلبہ و صلحاء اہل تبلیغ کی خدمت میں
گلِ صد برگ
ملفوظات
۸
فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم
ناشر
الرشید

نام کتاب — جواہر الرشید جلد ثامن
ملفوظات — فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ
تاریخ طبع — ربیع الاول ۱۴۲۳ھ
مطبع —
ناشر — الرشید

ملنے کا پتہ

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد
ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر......۶۶۸۳۳۰۱ فیکس نمبر......۶۶۳۶۹۶ - ۰۲۱

فاروق اعظم کمپوزرز

فہرست مضامین — جواہر الرشید "جلد ثامن"

صفحہ	عنوان
۴۳	☐ ㊴ اشکال رفع کرنے کا طریقہ
۴۳	☐ ㊵ اختلاف نظر بتانے میں احتیاط
۴۳	☐ ㊶ تنبیہ کے بعد دلجوئی
۴۴	☐ ㊷ جیب کی چابی
۴۴	☐ ㊸ نصیحت کا مؤثر طریقہ
۴۷	☐ ㊹ آرائش سے آسائش مقدم
۴۸	☐ ㊺ لباس کے تغیرات میں اسباق معرفت
۴۹	☐ ㊻ ہر لمحہ احتساب
۵۰	☐ ㊼ لورنٹو کے بیت الخلاء پر تبصرہ
۵۰	☐ ㊽ خواتین حصول علم اور اصلاح عمل کے لئے کیا کریں
۵۱	☐ ㊾ شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام
۵۱	☐ ㊿ وقت کی قیمت
۵۹	☐ (۵۱) پردہ کس عمر سے کرانا مناسب ہے
۶۰	☐ (۵۲) نماز میں ہاتھ ہلانا
۶۳	☐ (۵۳) امریکا پر جھپٹنے کی لذت
۶۵	☐ (۵۴) روحانیت ذریعہ صحت
۶۶	☐ (۵۵) ہوس کا نتیجہ ذلت
۶۶	☐ (۵۶) شہوات دنیا میں حکمت
۶۸	☐ (۵۷) تحصیل دنیا کے لئے توکل مذموم
۶۸	☐ (۵۸) منتظمین کو نصیحت
۶۹	☐ (۵۹) دل کو طمع سے پاک کرنا

عنوان	صفحہ

صفحہ	عنوان

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواہر الرشید

—— : جلد ثامن : ——

① مجاہدین کے نام پیغام:

مجاہدین کو امور ذیل کی نصیحت بلکہ وصیت کرتا ہوں:

❶ ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی فکر اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا پورا اہتمام کریں، جہاد میں کامیابی کا مدار اسی پر ہے، اس کے بغیر جہاد میں نہ تو جان پیدا ہو سکتی ہے نہ ہی صحیح طور سے کفر پر رعب بیٹھ سکتا ہے۔

❷ دشمن تعداد، اسلحہ و دیگر ظاہری وسائل و اسباب کے اعتبار سے بہت طاقتور ہے اس کے باوجود اسے ہمیشہ شکست ہوئی اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوگی اس لئے کہ وہ اللہ کا نافرمان ہے۔ اگر مجاہدین گناہوں سے پرہیز نہیں کریں گے تو نافرمانی میں دونوں مساوی ہو گئے پھر اللہ کی رحمت کیونکر ہمارے ساتھ ہوگی؟ جب مسواک جیسی محض سنت کے چھوڑنے پر نصرت الٰہیہ رک سکتی ہے تو فرائض و واجبات کے ترک پر فتح و نصرت کی امید یں؟؟؟

❸ باہم اختلاف سے سخت اجتناب کریں، اختلاف سے نہ صرف جہاد بدنام اور بے اثر ہوتا ہے بلکہ دین و دنیا سب برباد ہو جاتا ہے، کسی بھی ملک کی افواج کا آپس میں

اختلاف درحقیقت دشمن کو بھرپور حملہ کرنے کی نہ صرف دعوت ہے بلکہ اسے کامیابی سے ہمکنار کرنا بھی ہے۔ سب امور مشورے سے طے ہوں تو اختلاف کی نوبت نہیں آئے گی۔

۴ بلاتحقیق بات کرنے اور اپنے کام کو حقیقت سے زیادہ بڑھاچڑھا کر بیان کرنے سے گریز کریں کیونکہ یہ بھی جھوٹ میں داخل اور اخلاص کے خلاف ہے، اجر کا ضیاع اور ریاکاری کا وبال الگ۔

۵ غیبت سے بہت بچیں بالخصوص کسی مجاہد یا شہید کی غیبت سے، ترغیب کی جڑ تکبر ہے، اس سے انسان خالق کی نظر میں بھی گرجاتا ہے اور مخلوق کی نظر میں بھی۔

۶ اموال جہاد و اشیاء وقف میں نہایت احتیاط سے کام لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ قبر و حشر میں رسوائی دیکھنی پڑے۔

۷ جہاد کے کسی بھی شعبہ میں کام کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں یا کسی اور سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسے بھی جہاد کا حصہ سمجھتے ہوئے تحمل اور درگزر سے کام لیں۔

۸ کثرت ذکر اللہ کی عادت ڈالیں اور تلاوت کی پابندی کریں، اس سے روحانی طاقت کے علاوہ جسمانی قوت میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہوگا۔

۹ تصاویر کی لعنت، ٹخنے ڈھانکنا اور نماز باجماعت میں سستی، ان سے بچنے کی خصوصی وصیت کرتا ہوں، قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے مجاہدین کے اوصاف کو سوچا کریں۔

۱۰ امیر کی اطاعت کو اپنا شیوہ بلکہ شعار بنا ڈالیں، صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں۔

④ نماز کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال:

میرا فتویٰ "احسن الفتاویٰ" میں شائع ہوچکا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کو نماز کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں لیکن اگر استعمال کرلیا تو نماز ہوجائے گی۔ اس بارے میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ بھی موجود ہے۔ یہاں دارالافتاء میں

جب سے سپیکر کا انتظام ہوا ہے میں حاضرین کی سہولت کے لئے تراویح کی اقتداء
اپنے کمرے میں ہی کرتا ہوں۔ یہاں میرے لئے الگ اسپیکر لگایا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا
ریڈیو ہے۔ کوئی میرے اس عمل سے اقتداء نہ کرے اس لئے کہ میں تو اتنا قریب ہوتا
ہوں کہ تکبیرات کی آواز ویسے ہی مجھے صاف سنائی دیتی ہے۔ بغرض اقتداء یہ صورت
اختیار نہیں کی جاتی بلکہ اس مصلحت سے اختیار کی جاتی ہے کہ اس سے قاری صاحب کی
تلاوت کی آواز بھی مجھے صاف سنائی دیتی ہے تو میں ان کی اغلاط کی تصحیح کرتا ہوں۔ سلام
پھیرنے کے بعد بتا دیتا ہوں۔ اس کے بغیر تلاوت صاف نہیں سنائی دیتی جس کی وجہ
سے تصحیح نہیں ہو پاتی۔ اگرچہ تصحیح کے لئے سامع کا انتظام ہوتا ہے مگر کئی سامع ہوں تو بھی
اس معیار کی تصحیح نہیں ہو سکتی جو میرے پیش نظر ہے۔

۴ ایمان کے محاسبہ کا تھرمامیٹر:

پنجابی میں فقہ کی ایک کتاب کا نام "نکی والی" ہے۔ اس میں ایمان کے امتحان کا
ایک بہت عجیب طریقہ لکھا ہے۔ علماء کیسی کیسی تصنیفیں کر گئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور
امت کو عمل کی توفیق عطاء فرمائیں، ان حضرات کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ یہ کتاب
سوال و جواب کی صورت میں ہے اس میں ایمان کے بارے میں بھی پنجابی میں سوال و
جواب ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ ایمان میٹھا ہے یا کھٹا؟ تو یوں
جواب دے کہ جس نے اللہ کے سب احکام پر عمل کیا اس کا ایمان میٹھا ہے اور جس
نے نافرمانی کی اس کا ایمان کھٹا ہے خطرہ ہے کہ ابھی گیا۔ یہ تھرمامیٹر لگا کر اپنے ایمان کو
دیکھتے رہا کریں کہ کس درجے میں ہے، روزانہ صبح و شام اپنے ایمان کا محاسبہ کیا کریں،
اللہ تعالیٰ کی کسی بھی قسم کی نافرمانی سے ایمان رخصت ہو جانے کا خطرہ ہے اس لئے ہر
چھوٹی سے چھوٹی نافرمانی سے بچنے کی پوری کوشش کی جائے اور اگر کبھی کوئی خطاء ہو جائے
تو فوراً توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معاف کروا کر اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔ انسان بھی

ہمت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتے۔ ہمت اور دعاء توفیق کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔

④ گمراہ شخص کے لئے دعاء:

اگر کوئی شخص بہت گمراہ ہو حتی کہ اس کے مسلمان ہونے میں شبہ ہو اور موت سے پہلے اس کے راہِ راست پر آنے اور توبہ کرنے کا واضح ثبوت موجود نہ ہو تو اس کے لئے ان الفاظ میں دعاء کی جائے: اللّٰھم اغفر لہ ان کان مسلما۔

⑤ علانیہ اصلاح میں حکمت:

میں دار الافتاء میں زیرِ تربیت افراد کی اصلاح کی خلوت میں کرنے کی بجائے مسجد میں سب کے سامنے کرتا ہوں اس کی دو وجوہ ہیں:

1. تلامذہ میں سے کسی دوسرے میں بھی ایسی غلطی ہو تو وہ بھی اپنی اصلاح کرلے۔
2. طلبہ میرے بارے میں تلامذہ کی اصلاح سے غفلت یا تسامح برتنے کا خیال نہ کریں۔

⑥ پریشانی سے نجات کا طریقہ:

اس دور ہوا و ہوس میں لوگ مالی تنگی کی بہت شکایت کرتے ہیں اور بہت پریشان رہتے ہیں، یہ شان و شوکت کی ہوس کا نتیجہ ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ "شان" کو "پرے" کہہ دیا جائے تو کوئی پریشان نہیں ہوگا۔

⑦ ناخن کاٹنے کی ترتیب:

ناخن کاٹنے کی ترتیب کے بارے میں کچھ روایات مشہور ہیں، جن میں سے کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

⑩ مدرسے کا افتتاح کی درخواست پر جواب:

ایک مولانا صاحب نے خط لکھا کہ میں نے ایک مدرسہ بنایا ہے اس کے افتتاح کے سلسلے میں میں نے استخارہ کیا کہ کس سے کرواؤں تو حضرت اقدس کا نام نکلا حضرت کوئی وقت عنایت فرمادیں۔ حضرت اقدس نے جواب لکھوایا:

> ”استخارہ میں میرا نام نکلتے ہیں۔ ہدایت ہے کہ مدارس کے بارے میں میرے بتائے گئے طریق کار کے مطابق عمل کریں جس کی تفصیل میرے مواعظ و رسائل میں ہے۔“

عرض جامع:

مدارس کی اصلاح اور طریق کار کے بارے میں حضرت اقدس کے مندرجہ ذیل رسائل و مواعظ دیکھیں:

① مدارس کی ترقی کا راز۔
② علماء و طلبہ کو وصیت۔
③ تحصیل علم کی شرائط۔
④ تعلیم و تبلیغ کے لئے کثرت ذکر کی ضرورت۔
⑤ چندے کے مروجہ طریقے صیانۃ العلماء عن الذل عند الاغنیاء۔
⑥ جامعۃ الرشید کا پہلی منظم استقامت۔
⑦ منطق و فلسفہ۔
⑧ ارشاد المدرسین (کیسٹ)۔
⑨ اموال وقف میں احتیاط (انوار الرشید کا باب)۔
⑩ نااہلوں سے تعلق کی شرائط (کیسٹ)۔

(۱۱) نماز کے بعد اذکار و تسبیحات مسنونہ کا اہتمام:

ایک بہت بڑی غفلت اور بے حسی کی یہ بات عام ہوگئی ہے کہ لوگ تراویح کے بعد اذکار و تسبیحات مسنونہ نہیں پڑھتے دعاء بھی نہیں مانگتے حالانکہ یہ تو طویل دعاؤں کا موقع ہے، لیکن تراویح سے فارغ ہوتے ہی یوں بھاگتے ہیں جیسے کوئی کئی سال کی قید بامشقت کاٹ کر چھوٹا ہو۔ ہاں بعض مقامات میں اجتماعی دعاء کی بدعت کا بہت اہتمام و التزام کیا جاتا ہے، آج کا مسلمان کوئی ثواب کا کام کرے گا تو بدعت کی صورت میں کرے گا ورنہ کرے گا ہی نہیں اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت عطاء فرمائیں۔ اسی طرح یہ غفلت بھی عام ہوگئی ہے کہ سفر میں یا ویسے بھی نماز کے بعد کہیں جلدی جانا ہو تو اذکار و تسبیحات مسنونہ اور دعاء چھوڑ دیتے ہیں جب کہ دل میں کچھ اہمیت ہو تو فضیلت حاصل کرنے کا بہت سہل طریقہ یہ ہے کہ اذکار و تسبیحات چلتے چلتے پڑھ لیں آخر میں دعاء کے لئے چلتے ہوئے ہاتھ اٹھانا مشکل ہے اس لئے ہاتھ اٹھائے بغیر ہی دعاء مانگ

یعنی کتنا آسان طریقہ ہے مگر کسی کو آخرت بنانے کی رغبت ہو تو وہی کرے جس میں رغبت ہوتی ہو وہی کرے گا۔ خاص طور پر جب دو یا زیادہ افراد ایک ساتھ جا رہے ہوں تو وہ مسجد سے نکلتے ہی سب اذکار کو چھوڑ چھاڑ کر دنیوی باتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ کتنا بڑا خسارہ ہے۔ محبت والے تو ذکر محبوب کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے ان کا حال تو یہ ہوتا ہے ؎

دم رکا سمجھو اگر دم بھر بھی یہ ساغر رکا
میرا دور زندگی ہے یہ جو دور جام ہے

(۱۴) ختم اور تعویذ کے فسادات:

مختلف حاجات وغیرہ کے لئے لوگ جو وظائف اور ختم وغیرہ پڑھتے ہیں یا تعویذ لیتے ہیں ان میں کئی فسادات ہیں مثلاً:

(۱) لوگ اسے دعاء سے الگ مستقل چیز سمجھنے لگے حالانکہ یہ دعاء ہی ہے بلکہ دعاء کا ادنیٰ درجہ ہے۔

(۲) اس مستقل چیز کا اثر دعاء سے زیادہ سمجھتے ہیں۔

(۳) اس میں ایسی چیزیں بھی لکھتے یا پڑھتے ہیں جن میں دعاء کے الفاظ نہیں ہوتے۔

(۴) بہت سے ختم ایسے بھی پڑھے جاتے ہیں جن میں وقت یا دن یا پڑھنے والوں کے عدد یا کیفیت کی تعیین ہوتی ہے کہ فلاں وقت میں پڑھیں اتنے لوگ پڑھیں۔ ایسی تعیینات و تقییدات کے ساتھ کرنا بدعت ہے۔

(۵) لوگوں کی توجہ ایسی چیزوں پر رہتی ہے وہ گناہ نہیں چھوڑتے اور یہی سمجھتے ہیں کہ یہ چیزیں پڑھنے یا تعویذ وغیرہ لینے سے مقصد حاصل ہو جائے گا۔

(۶) اگر کسی ختم یا تعویذ کے بعد کام ہو گیا تو اس کی برکت سمجھتے ہیں کہ سب کچھ کر کے دعو تو کئی نادانیاں کر کے پھر بھی کام ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ فلاں فلاں سورتیں پڑھ

علماء وطلبہ اور یوم السبت میں عصر کے بعد اپنے عام متعلقین کے ساتھ خصوصی مجلس فرماتے ہیں، مجلس میں ہر شخص سے اس کا نام، کام اور جائے قیام پوچھتے ہیں، اس معمول سے متعلق ارشاد فرمایا:

میں بعض لوگوں کو اچھی طرح جاننے کے باوجود ان سے ان کا تعارف سنتا ہوں، اس سے دوسرے حاضرین مجلس کا باہم تعارف کروانا مقصود ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اپنے کسی بھائی سے ملو تو اس کا نام وغیرہ دریافت کر لیا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کرنے میں کئی فائدے ہیں جن میں سے اس وقت دو بتاتا ہوں:

① تعارف سے دینی و دنیوی کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون ہوتا ہے۔

② باہم محبت پیدا ہوتی ہے۔

یہاں مزید دو فائدے ملحوظ ہوتے ہیں:

① لوگوں کو بولنے کا ڈھنگ سکھانا مقصود ہوتا ہے۔ جو مجلس میں کھڑے ہو کر واضح طور پر صاف صاف باآواز اپنا تعارف نہ کروا سکے وہ مجلس میں کوئی اور بات کیسے کرے گا۔

② جب کوئی مجلس میں کھڑے ہو کر اپنا نام وغیرہ بتاتا ہے تو اس کی طرف میں خاص توجہ کرتا ہوں اور اس کے لئے دل سے دعاء کرتا ہوں، کسی سے کچھ دل لگی کی بات بھی کرتا ہوں جس سے سب اہل مجلس بہت محظوظ ہوتے ہیں اس میں دو فائدے ہیں:

① کسی مسلمان بھائی کا دل خوش کرنے پر حدیث میں اجر کی بشارت ہے۔

② باہم محبت بڑھانے کا نسخہ اکسیر ہے۔

مزاح کے اور بھی کئی فائدے ہیں ان کی تفصیل اور مزاح کی حدود شرعیہ کا بیان انوار الرشید جلد اول میں دیکھیں۔

⑰ عالم کی موت کو ”ناقابل تلافی نقصان“ کہنا جائز نہیں:

عام طور پر کسی عالم کی وفات پر کہا جاتا ہے کہ ناقابل تلافی نقصان ہو گیا یا کہتے ہیں ناقابل تلافی خلاء پیدا ہو گیا، یہ دستور بہت عام ہو گیا ہے حتی کہ اہل علم بھی یوں ہی کہنے لگے ہیں ایسا کہنا جائز نہیں اس میں یہ مفاسد ہیں:

1. اللہ کی طرف ظلم کی نسبت کہ علماء کو دنیا سے اٹھا کر عوام کے دین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہا ہے اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ حضرت انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو اٹھا کر ان کی امتوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے امت کو نقصان نہیں پہنچا جیسا کہ اوپر نمبر ایک میں تفصیل بتائی، جب کہ علماء کی جماعت تو یکے بعد دیگرے تاقیامت موجود رہے گی تو ان میں سے کسی کی موت سے نقصان کیونکر ہوگا۔
3. نصوص شرعیہ کے مطابق قیامت تک علماء کی ایسی جماعت رہے گی جو عوام کو راہ ہدایت دکھاتی رہے گی اور دین سے دفاع کرنے والے مجاہدین کی جماعت بھی رہے گی۔
4. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پریشانی کے عالم میں مسجد میں جمع تھے اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں یوں ہدایت دی:

﴿من کان منکم یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن یعبد
اللہ وحدہ فان اللہ حی لا یموت﴾

اس سے بھی یہی مقصد ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا کر امت کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور ہدایت کے لئے کوئی خلاء نہیں چھوڑا۔

⑤ ایسا کہنے والوں نے بے دین لوگوں کے لئے بہت آسان راستہ نکال دیا وہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ جب تو نے ہی ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا دیا تھا تو ہم کیا کر سکتے تھے۔

⑥ اس سے عوام میں مایوسی اور بے ہمتی پھیلتی ہے۔

⑦ عوام کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کی جرأت اور ہمت بڑھتی ہے۔

ایک مقولہ مشہور ہے:

﴿موت العالم موت العالم﴾

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ پوری دنیا کو اسباب ہدایت سے محروم کر دیتے ہیں، اسباب ہدایت کو ختم کر دیتے ہیں پھر اس کی تلافی بھی نہیں کرتے بلکہ آئندہ نسلوں کو شیطان کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسباب ہدایت میں سے ایک سبب اٹھا لیا مگر وہ اپنی رحمت سے دوسرے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں جو تا قیامت اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے ہدایت کرتے رہیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسباب ہدایت کا سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا تو اسے ناقابل تلافی نقصان کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہر خلا کو پُر کر دیتے ہیں اور ہر نقصان کو پورا کر دیتے ہیں۔

ہنوز آں ابر رحمت درفشاں است

خم و خمخانہ با مہر و نشان است

اس شعر میں ”ہنوز“ سے قیامت تک کا ہنوز مراد ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اکثر لوگ اپنی بدبختی کی وجہ سے ہدایت حاصل نہیں کرتے اللہ کی طرف سے اسباب ہدایت کی کوئی کمی نہیں۔

اللہ کے رستے پہ اب بھی آثار و دلائل قائم ہیں

اللہ کے بندوں نے لیکن اس راہ پہ چلنا چھوڑ دیا
شمعوں نے پگھلنا چھوڑ دیا پروانوں نے جلنا چھوڑ دیا

(۱۸) اصلاح کرنے والے کو دعاء دیں:

کسی میں کوئی بھی خامی دیکھیں تو اسے محبت سے کہہ دیں اگر کسی کو کسی سے کچھ کہنے میں جھجک محسوس ہو یا کہتے وقت اپنی بڑائی اور دوسرے کی کمتری دل میں آئے یا جس سے کہا گیا اسے ناگواری ہو تو ایسے تینوں شخصوں کا دل بیمار ہے اس کا جلد از جلد علاج کروائیں۔ جس سے کہا گیا وہ مسرت کا اظہار کرے اور کہنے والے کو جزاک اللہ کہے۔ اگر کسی نے کسی غلط فہمی سے کوئی بات کہہ دی تو اسے محبت سے حقیقت بتا دی جائے اور اس صورت میں بھی اسے جزاک اللہ کی دعاء دی جائے اس لئے کہ غلط فہمی سے کچھ کہنے والے نے بھی اپنے خیال میں تو احسان ہی کیا ہے۔

(۱۹) حتی الامکان احتیاط:

ایک بار حضرت مولانا محمد اعزاز علی رحمہ اللہ تعالی کی خدمت میں حاضری ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ میں نے خط لکھا تھا ملا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں ملا۔ فرمایا عمر بھر میں یہ پہلا خط ہے جو میں نے لیٹر بکس میں خود نہیں ڈالا میں ہمیشہ لیٹر بکس میں خود خط ڈالتا ہوں یہ پہلا خط تھا جو خود ڈالنے کی بجائے کسی کو ڈالنے کے لئے دے دیا تھا وہی نہیں پہنچا۔

میں جامعہ دار الہدی ٹھیڑھی میں قیام کے زمانے میں جب کسی طالب علم کو لیٹر بکس میں خط ڈالنے کے لئے دیتا تھا تو اسے تاکید کرتا تھا کہ خط ڈالنے کے بعد واپس آکر مجھے بتائے پھر جب جامعہ دار العلوم کراچی میں آیا تو لیٹر بکس میرے مکان کے قریب تھا اس طرف کو برآمدے میں روشندان تھا جب مجھے کوئی خط روانہ کرنا ہوتا تو

روشندان کھولتا طلبہ یا عملہ میں سے کوئی بھی نظر آتا تو میں اسے بلا کر کہتا کہ یہ خط بکس
میں ڈال دو پھر جب تک وہ خط ڈال نہیں دیتا تھا میں روشن دان سے دیکھتا رہتا تھا خط
ڈالنے کے بعد روشندان بند کرتا تھا۔

ایک بار حسب معمول سودا لانے والے خادم کو سودے کا پرچہ اور پیسے ٹوکری میں
رکھ کر دے دئے گئے انہیں جامعۃ الرشید میں جلدی میں کوئی کام تھا اس لئے بھول
گئے چونکہ سودے کی فوراً ضرورت تھی اس لئے میں نے دفتر سے معلوم کروایا کہ
سودے والی ٹوکری کہاں گئی؟ انہوں نے بتایا کہ ٹوکری تو خالی رکھی ہے اور وہ خادم کسی
ضرورت سے جامعہ چلے گئے پھر میں نے دوسرے سے کہا کہ آپ جلدی سے سودا
لائیں اور جتنے پیسے خرچ ہوں وہ پرچے پر لکھ کر اپنا نام لکھ کر اوپر پہنچا دیں۔ پھر جب وہ
خادم جامعہ سے واپس آئے تو چونکہ وہ اپنی اس کوتاہی پر نادم تھے اس لئے انہوں نے
جلدی سے سودا لانے والے کو پیسے دے دئے پھر جب وہ مجھ سے ملے تو بتایا کہ میں
نے پیسے دے دئے ہیں۔ میں نے کہا ان سے لکھوا کر لاؤ۔ وہ لکھوا کر لے آئے۔ میں
نے کہا ان کے دستخط کیوں نہیں کروائے؟ پہلے دستخط اس لئے کافی نہیں کہ وہ وصول
کرنے سے پہلے کے تھے کہ سودا اتنے کا لایا ہے اور اتنے کا ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ
وصول کے دستخط کروا کر لاؤ۔ اتنے میں وہ کسی کام سے نکل گئے اس لئے اس روز نہ مل
سکے دوسرے دن فجر کے بعد دستخط کروایا ہوا پرچہ مجھے دیا۔ اتنی احتیاط کی ضرورت ہے،
تقریباً چار دن مجھے یہ معاملہ چلتا رہا جب تک معاملہ صاف نہیں ہو گیا میں نے چھوڑا
نہیں، دیکھنے کو تو ایسی باتیں بہت معمولی سمجھی جاتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ دین و دنیا کی
حفاظت اور باہمی منافرت سے بچنے کا طریقہ اور راحت و سکون کی بنیاد یہ ہے کہ معاملہ
ایسا صاف رکھا جائے کہ کسی صاحب حق تک حق نہ پہنچنے کا کوئی احتمال نہ رہے اور کسی
سے کسی قسم کی شکایت پیدا ہونے کا کوئی موقع پیش نہ آئے۔

۳۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم:

ایک قاری صاحب نے حضرت اقدس کو اپنا یہ خواب لکھ کر بھیجا:

میں نے بوقت سحر خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس حرام غذا سے بچنے پر وعظ فرما رہے ہیں، دوران وعظ آپ نے اپنا قصہ یوں بیان فرمایا کہ میں تو حرام سے بچنے کا اتنا اہتمام کرتا ہوں کہ مشتبہات سے بھی بہت سخت پرہیز کرتا ہوں حتی کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے تشریف لائے تھے اور میری اہلیہ کا جوڑا بنانے کے لئے مجھے دو سو روپے دیئے تھے میں نے ان کے لئے جوڑا بنوایا تو تین چونیاں بچ گئیں میں نے خود استعمال کرنے کی بجائے انہیں زمین میں دفن کر دیا تاکہ قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود انہیں لے لیں۔ اس قصے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرچہ بھی دیا تھا جس میں لکھا ہوا تھا:

﴿لا یستوی اصحب النار واصحب الجنة اصحب الجنة هم الفائزون﴾ (۵۹—۲۰)

"جہنمی اور جنتی برابر نہیں، جنتی ہی کامیاب ہیں۔"

پھر اس سے پہلے دو آیتیں پڑھیں:

﴿یا یہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ○ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسهم انفسهم اولئک هم الفسقون﴾ (۵۹—۱۸، ۱۹)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص سوچا کرے کہ اس نے کل کے لئے کیا بنایا اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں ان کے نفس کا نفع و نقصان بھلوا دیا وہی فاسق ہیں۔"

ہے کہ یہ بعد یہ خواتین انصار اللہ ہیں اللہ کے دین کی مددگار ہیں۔ اس سے خواتین بہت خوش ہو رہی ہوں گی لیکن ایک رخ یہ لیں کہ خواتین کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی بشارت دی ہے نہیں اس کو لے کر بیٹھ جائیں اس پہ مطمئن رہیں خوش ہوتی رہیں ایسی بات نہیں اس خواب میں ساتھ ساتھ انذار بھی ہے ڈرایا بھی گیا ہے اس طریقے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مجھے دو سو روپے کس کا جوڑا بنانے کے لئے دئے؟ میرے گھر والوں کے لئے۔ یہ جو فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لئے جوڑا بنائیں اور اس کے بعد فرمایا کہ ایسی خواتین ہیں انصار اللہ۔ اب سوچیں کہ جو خواتین یہ خواب سن کر اپنے لئے دعاء کروا رہی ہیں کہ اس زمرے میں داخل ہو جائیں کیا ان کے حالات میرے گھر والوں کے حالات کے مطابق ہیں؟ اسطرح کی میں یہ کوئی عالمہ نہیں، فاضلہ نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علم کی حقیقت جانتی ہیں:

«علمے کہ بحق رہ ننماید جہل است»

"وہ علم جو اللہ کا راستہ نہ دکھائے وہ جہل ہے۔"

دکھانے کا مقصد یہ ہے کہ پہنچا دے، جو علم اللہ تک نہیں پہنچاتا، اللہ تعالیٰ کے احکام پہ مکمل طور پہ عامل نہیں بناتا وہ علم نہیں جہل ہے جہل، علم تو وہ ہے جس سے دین میں تصلب، مضبوطی اور استقامت پیدا ہو۔ ان کا حال یہ ہے کہ یہاں آنے والی خواتین سے بھی دین کی باتیں زیادہ نہیں کرتیں بالکل خاموش رہتی ہیں ان کی خاموشی سے سبق حاصل کریں۔

دیدن دانا عبادت این بود
فتح ابواب سعادت این بود

کسی دانا کو دیکھ لینا بہت بڑی عبادت ہے۔ دانا کون ہوتا ہے جسے اللہ کی معرفت

حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے میں ایسی مضبوطی آجائے کہ ساری
دنیا اس کے مقابلے میں ایک طرف ہو مگر اس کے پائے استقامت میں ذرہ برابر لغزش
نہ آنے پائے۔ یہ ہے ولایت، وہ اللہ والے ہوتے ہیں ان کی خاموشی بھی سبق ہوتی ہے
دیکھئے بجلی تو کڑکتی ہے مگر جان نہیں دیتا اور پروانہ خاموشی سے جان دے دیتا ہے۔
اب سمجھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نظر کرم کی وجہ کیا ہے؟ ان کے بچپن
تھوڑے سے حالات "انوار الرشید" میں ہیں، اگر پڑھے ہیں تو پھر نئے سرے سے پڑھ
لیں یا پورے مجمع میں بیٹھ کر ان کی تعریف کروں۔ بظاہر تو مناسب نہیں لیکن قصہ تو
شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو میں کون ہوں کہ اس بات کو آگے نہ
بڑھاؤں اور اگر خواب میں نے دیکھا ہوتا تو پھر بھی کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ تو اپنے گھر
والوں کا بہت معتقد ہے اس لئے خواب بھی ایسے ہی دیکھتا ہے، خواب میں نے نہیں
دیکھا دوسرے نے دیکھا ہے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ "انوار الرشید" میں ان کے
حالات پڑھیں جنہوں نے نہیں پڑھے وہ پڑھیں جنہوں نے پڑھے ہیں وہ دوبارہ پڑھیں
بلکہ ہفتے میں ایک بار پڑھا کریں یا کم از کم مہینے میں ایک بار تو ضرور پڑھا کریں پھر اپنے
حالات کو دیکھیں کیا آپ کے حالات ان کے مطابق ہیں؟ بشارت ان
خواتین کے لئے ہے جو اپنے حالات ان کے مطابق کریں۔ یہ سالہا سال بھی گھر سے
باہر نہیں نکلتیں پھر ساتھ یہ بات بھی کہ میں نے کبھی انہیں کچھ کہا نہیں کہ کہیں نہ جایا
کریں، خواتین کو گھر میں رہنا چاہئے۔ کبھی درس قرآن دیا ہو کہ امہات المؤمنین رضی اللہ
تعالیٰ عنہن سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وقرن فی بیوتکن اے رسول کی بیویو!
گھروں میں ٹک کر رہو۔ کبھی میں نے انہیں سنایا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ احکام ہیں
اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ احکام ہیں، کبھی بھی تبلیغ نہیں کی کہ گھر
سے باہر نہ جایا کریں۔ اب وہ عورتیں اس کا فیصلہ کریں جو یہ کہتی ہیں کہ ہم بھی اس
فہرست میں داخل ہو جائیں۔ اگر کوئی بننا چاہے گا تو بن جائے گا بننے کا ارادہ ہی نہ ہو تو

اللہ تعالیٰ زبردستی تھوڑا ہی بنا دیں گے:

﴿ولو شئنا لرفعنه بها ولكنه اخلد الى الارض واتبع هوىه فمثله كمثل الكلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث ذلك مثل القوم الذين كذبوا بايتنا فاقصص القصص لعلهم يتفكرون﴾ (اعراف-۱۷۶)

اگر ہم چاہیں تو پوری دنیا کو زبردستی مسلمان بنا دیں مگر یہ انسان ایسا خبیث ہے کتے کی طرح ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ انسان کتے کی طرح ہے کتے کی طرح ہم اسے کھینچ کھینچ کر جہنم سے نکالنا چاہ رہے ہیں مگر یہ کہتا ہے کہ نہیں میں تو جہنم میں ہی جاؤں گا ایسے لوگوں کے لئے اللہ نے کتے کی مثال دی ہے۔ اس خواب سے کچھ عبرت حاصل کریں عبرت، بہت سی خواتین تو خوشیوں میں لوٹ پوٹ ہو رہی ہوں گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ونعم انصار اللہ انتن یہ خواتین انصار اللہ ہیں انصار اللہ۔ خواب کی ابتداء تو دیکھیں کہ انہیں کی ضمیر کس کی طرف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے بھی دیا ہے کچھ تو اس کی نقل اتاریں، تعلق مع اللہ پیدا کریں، ان جیسی بننے کی کوشش کریں دعاء بھی کریں۔ آگے خط میں ہے ان سے کہا کہ میں آپ کو جوڑا بنوا رہا ہوں تو جواب میں کہا کہ اسے پیچھے جہاد میں لگا دیں۔ وہ خواتین جو اس خواب کی مصداق بننا چاہتی ہیں ہمت سے کام لیں اور ان جیسی بننے کی کوشش کریں۔

(۲۱) انتخابات کے دنوں کی مصروفیات:

آج کسی نے فون پر پوچھا کہ ہم لوگ انتخابات کے دنوں میں سارا دن ہر قسم کے کاروبار وغیرہ سے فارغ ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں ایسے مواقع میں کیا مصروفیات اختیار کرنی چاہئیں؟ میں نے جو نسخہ انہیں بتایا اس کا اعادہ آپ سب

حضرات کے سامنے بھی کرتا ہوں تاکہ اس کا نفع عام ہو سکے لیکن پہلے تو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا بار بار استحضار ہونا چاہئے کہ وہ اپنے کسی بندے کے دل میں کوئی ایسا سوال پوچھنے کا داعیہ پیدا فرما دیتے ہیں جس کا نفع عام ہو، ساتھ ہی ساتھ اپنی رحمت واسعہ سے جواب دینے والے کے قلب میں بھی ایسا جواب القاء فرما دیتے ہیں جس سے ہر خاص و عام منتفع ہو سکتا ہو، کیسی عجیب رحمت ہے۔ اس طرح یہ سوال و جواب ان حضرات کے لئے صدقہ جاریہ بن جاتے ہیں۔ میں نے انہیں یہ نسخہ بتایا کہ: دو رکعت نفل پڑھیں پھر ایک پارہ تلاوت کریں تیسرے نمبر پر استغفار و دعاء۔ چوتھے نمبر پر میری کتابوں "سیاست اسلامیہ" اور "رفع النقاب عن وجہ الکتاب" کے چند صفحات کا مطالعہ کریں اس طرح یہ کل چار نمبر ہو گئے جب یہ چاروں کام کر کے فارغ ہو جائیں تو دوبارہ شروع کر دیں جب ختم ہو جائیں تو پھر نئے سرے سے۔ الغرض یہ سلسلہ اس نسخہ پر جاری رکھیں ساتھ ہی فضول تفریحات، بیکار باتوں اور تبصروں سے پرہیز کریں۔ اس نسخہ کے ذاتی فوائد تو ان شاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوں گے ہی ان کے علاوہ بہت بڑا فائدہ یہ کہ آپ مشغول رہیں گے اور فضولیات سے بچے رہیں گے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائیں۔

(۲۲) وقت کی حفاظت:

جس کام یا کلام میں کوئی فائدہ نہ ہو نہ دینی نہ دنیوی اس سے بہت پرہیز لازم ہے اللہ تعالیٰ کامیاب مؤمنین کی صفات میں فرماتے ہیں:

﴿والذین ھم عن اللغو معرضون۰﴾ (۲۳-۳)

"بے فائدہ کام اور کلام سے بچتے رہتے ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه﴾ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

کسی مدعی اسلام کا اسلام اللہ کو بھی پسند ہے یا نہیں اس کا معیار یہ ہے کہ وہ لغو باتوں سے اور لغو کاموں سے بچے جس میں نہ دنیا کا فائدہ نہ آخرت کا فائدہ، ایسے کلام اور کام سے جو شخص بچتا ہے اس کا اسلام اللہ کو پسند ہے، جو نہیں بچتا وہ اسلام کے کتنے دعوے کرتا رہے اللہ کو اس کا اسلام پسند نہیں، دوسری روایت میں ہے:

﴿علامة اعراضه تعالٰی عن العبد اشتغاله بما لا یعنیه﴾

(مکتوبات امام ربانی)

اللہ کسی سے راضی ہے یا ناراض اس کی علامت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے کام یا ایسے کلام میں مشغول ہو جاتا ہے جس میں دین یا دنیا کا کوئی فائدہ نہیں تو یہ اللہ کی ناراضی کی علامت ہے۔ ان نصوص کے پیش نظر اللہ کے بندوں نے اپنے اوقات کی حفاظت کی کیسی کیسی تدبیریں فرمائی ہیں اس بارے میں دو قصے سن لیجئے:

① ایک بزرگ اپنے گھر کے بیرونی دروازے سے باہر مصلی بچھا کر نفل پڑھتے رہتے تھے، باہر پڑھنے میں یہ مصلحت تھی کہ اگر اندر پڑھیں گے تو لوگ آکر دروازے پر دستک دیتے رہیں گے اندر سے کوئی جواب نہیں ملے گا تو چلے جائیں گے پھر تھوڑی دیر میں آکر دستک دیں گے اس طرح لوگوں کا بھی وقت ضائع ہوگا اس لئے باہر مصلی بچھا لیتے نماز شروع کر دیتے جب دیکھا کہ کوئی آیا ہے تو رکعتیں لمبی کر دیتے لمبی لمبی قراءت لمبے لمبے رکوع، لمبے لمبے سجدے۔ اگر کسی کو قرآن زیادہ حفظ نہ ہو یا لمبے لمبے رکوع اور سجدوں سے تھک جاتا ہو تو تشہد میں تو کئی گھنٹے بیٹھ سکتے ہیں التحیات پڑھ کر دعائیں پڑھنی شروع کر دیجئے اگر ایک ہی دعاء یاد ہے تو وہی پڑھتے رہیں جب تک کہ آنے والا چلا نہ جائے پڑھتے ہی رہیں۔ وہ بزرگ بہت لمبی نماز پڑھتے کہ آنے والا بے کار باتیں کر کے وقت ضائع کرے گا اور اگر اتفاق ایسا ہوا کہ سلام پھیر دیے تھے یا پھیرنے چلے تھے اتنے

میں کوئی آگیا تو پھر جلدی سے اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لیتے اس طرح وقت بچایا کرتے تھے۔

آج کل تو لوگوں پر مروت غالب ہے سوچتے ہیں کہ آنے والا آگیا کیسے کہ کوئی بات ہی نہیں کرتا۔ درحقیقت حب دنیا ہے کہ لوگ ناراض ہوں گے تو بے عزتی ہوگی اور لوگوں سے تعلقات نہیں ہوں گے تو مال کہاں سے ملے گا۔ یہ جاہ اور مال کی محبت ہے لوگوں کو راضی کرنے کے لئے اپنا نقصان کرتا ہے آخرت برباد کرتا ہے۔ اللہ سے تعلق توڑ کر مخلوق کے ساتھ جوڑ پیدا کرتا ہے جب کہ لوگوں کا ناراض ہونا تو اس کی علامت ہے کہ آپ ٹھیک ہیں۔ لوگوں کو راضی کرنے کی بجائے اللہ کو راضی کریں اس کے احکام پر عمل کریں اللہ کے احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وقت ضائع مت کرو کام میں لگاؤ لوگوں سے ضرورت سے زیادہ میل جول مت کرو۔

❷ دوسرے بزرگ کا قصہ ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ایک شخص قریب آکر بیٹھ گیا اس انتظار میں کہ سلام پھیریں تو بات کروں انہوں نے سلام پھیرا اور جلدی سے دوبارہ نیت باندھ لی اس شخص کی طرف توجہ نہ دی وہ انتظار میں بیٹھے رہے دوبارہ سلام پھیرا تو پھر جلدی سے نیت باندھنے لگے تو اس شخص نے ہاتھ پکڑ لیا کہ ارے بھائی! میں آپ کے لئے بیٹھا ہوا ہوں اور آپ بات ہی نہیں کرتے، میں خضر ہوں۔ لوگ میری تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں وظیفے پڑھتے ہیں کبھی دریا میں جنگلوں میں جا جا کر مجھے تلاش کرتے ہیں میں خود تمہارے پاس آیا ہوں تو توجہ ہی نہیں کرتا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ خضر ہیں تو پھر تمہارے لئے میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی دعا کروالیں تو وہ بزرگ بولے کہ اچھا آپ میرے لئے دعا کیجئے کہ میں نبی بن جاؤں۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا تو وہ بزرگ بولے کہ جب یہ نہیں ہو سکتا تو میرا وقت ضائع نہ کریں یہ کہہ کر دوبارہ نیت باندھ لی۔

خواہش پوری کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ اللہ کے بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ محبوب کی طرف سے محبت کی چٹکی ہوتی ہے جیسے والدین محبت میں بچے کی چٹکیاں لیتے ہیں۔

(۲۵) علماء عوام کے لئے آزمائش:

ایک دن یہی الیوم والیقظہ یہ آیت زبان پہ جاری ہوگئی:

﴿ وجعلنا بعضكم لبعض فتنة اتصبرون وكان ربك بصيرا ۞ ﴾

(۲۰-۲۵)

یہ آیت مبارکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کے بارے میں ہے کہ ہم نے انبیاء کو ان کی امتوں کے لئے آزمائش بنایا۔ بعضکم کا مصداق نبی ہیں اور لبعض سے مراد امت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امت ہمیشہ یہی کہتی رہی کہ یہ نبی ہم جیسا ایک انسان ہے کھاتا پیتا ہے تمام انسانی لوازم اس کے ساتھ ہیں ہم کیسے اسے نبی مان لیں اس پر ایمان لائیں؟ اسی طرح علماء بھی عوام الناس کے لئے آزمائش ہیں کہ ان لوگ علماء کی بات مانتے ہیں اور کون موشگافیاں کرتے ہیں ان کی مخالفت و تکذیب کرتے ہیں۔

(۲۶) اللہ کی نافرمانی کا وبال:

ہر مشرک ڈرپوک ہوتا ہے ہوا سے، پانی سے، درخت سے، پہاڑ سے، غرض ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ بعض موحد بھی ڈرتے ہیں یہ گناہوں کا وبال ہوتا ہے گنہگار بزدل ہو جاتا ہے یہ قاعدہ ہے:

"جو اللہ سے ڈرتا ہے اس سے دنیا کی ہر چیز ڈرتی ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اسے دنیا کی ہر چیز ڈراتی ہے"

(۲۷) دشمن سے حفاظت کی تدابیر:

اگر کسی کے ساتھ دشمنی وغیرہ ہو اس سے خطرہ ہو تو اس کے لئے چند امور کا اہتمام کرنا ضروری ہے:

❶ اللہ کی ہر نافرمانی سے بچنے کا اہتمام کریں۔
❷ اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے کے ساتھ دعاء کا بھی اہتمام کیا جائے۔
❸ دفاع کے لئے اسباب کے درجہ میں تدبیر کرنا فرض ہے۔
❹ اللہ تعالیٰ کے کام میں لگے رہیں یہ نہ ہو کہ ہر وقت اسی سوچ اور پریشانی میں لگے رہیں کہ دشمن یہ نہ کردے وہ نہ کردے۔

(۲۸) انسانوں کی دو قسمیں:

فرمایا: تخلیق کے اعتبار سے تو انسان ظاہرا و باطنا تمام مخلوقات سے احسن اور بہتر ہے لیکن نتیجہ کے اعتبار سے یا تو یہ ذلیل سے ذلیل ترین مخلوق بن جاتا ہے یا اعلیٰ سے اعلیٰ بن جاتا ہے گویا دو قسمیں ہو گئیں یا اسفل السافلین میں چلا گیا یا اعلیٰ علیین میں شمار ہوگا۔

(۲۹) بوڑھوں کا خیال رکھیں:

جب کوئی شخص دین یا دنیا کے اعتبار سے بڑے منصب پر ہو لیکن بوڑھا ہو جائے تو اس کے لباس، بستر اور کمرے وغیرہ کی صفائی کا اہتمام نہیں کیا جاتا ایسا کیوں ہوتا ہے جب میں نے غور کیا تو اس کی یہ وجوہ سمجھ میں آئیں:

❶ نظر کمزور ہو جاتی ہے۔
❷ اس کا احساس صفائی وغیرہ کم ہو جاتا ہے۔

اسے ناامیدی سی ہو جاتی ہے کہ میں اپنے بیٹوں یا بہوؤں سے کیا لوں انہیں خود تو احساس نہیں۔

یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں کہ ایک دن آپ بڑے ہوں گے یا آپ کے ہاں کوئی بڑا ہو تو کمرے اور امور مذکورہ میں صفائی ستھرائی وغیرہ کا بہت احساس و اہتمام رکھیں۔ میں اپنے لئے روزانہ دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! جب تک زندگی باقی ہے اس وقت تک تمام اعضاء و قویٰ صحیح سالم رہیں۔ اگر خدانخواستہ مجھ پر بھی ضعف کا ایسا وقت آجائے کہ میں کتابوں، لباس، بستر اور کمرے وغیرہ کی صفائی نہ رکھ سکوں تو جو اس وقت یہاں موجود ہوں (خدام و طلبہ وغیرہ) وہ اس کا بہت خیال رکھیں اور اسی معیار کی نظافت و صفائی رکھیں جو میرا معمول ہے۔ اللہ تعالیٰ نظافت ظاہرہ سے زیادہ نظافت باطنہ کی فکر عطا فرمائیں۔ قالب کی نظافت کو قلب کی نظافت کا ذریعہ بنائیں۔

(۳۰) فاسق کے اشعار و اقوال نہ پڑھیں:

بے عمل انسان کے اقوال و اشعار پڑھ کر دل میں اس سے غیر شعوری محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے اقوال کی عظمت آہستہ آہستہ دل میں بیٹھ جاتی ہے پھر اعمال کی قیمت دل سے نکلنے لگتی ہے اور انسان اسی جیسا بننے لگتا ہے۔ کسی کے اقوال و اشعار کتنے ہی عمدہ کیوں نہ ہوں اگر وہ اس کے اعمال و افعال سے متضاد رکھتے ہوں تو ایسے شخص سے عقیدت وغیرہ نہیں ہونی چاہئے۔ وہ شخص جس کے قلب پر اعمال کی قدر و قیمت نقش راسخ ہو گئی ہو اس کے لئے ایسے شخص کے اشعار و اقوال پڑھنے کی گنجائش ہے عامی کے لئے گنجائش نہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا یوں مظاہرہ فرماتے ہیں کہ دین کا بہت بڑا کام کسی فاجر سے لے لیتے ہیں لیکن پھر بھی وہ رہتا فاسق کا فاسق ہے۔ حدیث میں ہے:

﴿إن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر﴾ (بخاری)

کوئی نا حق لڑائی یا شاعرانہ نظریاتی طور سے بھی ان کے اشعار اچھے ہوں اور کئی لحاظ سے بھی لیکن کیا ہمارے اسلاف کے ہاں ایسے اشعار نہیں کہ انہیں چھوڑ کر ان لوگوں کے اشعار کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۳۱) ہم صرف امام کے مقلد ہیں:

ہم صرف حضرت امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں تقلید ہم پر صرف حضرت امام لازم ہے کسی دوسرے بڑے سے بڑے عالم کا قول بھی بلا دلیل ہمارے لئے حجت نہیں البتہ لازم ہے کہ دل میں اکابر کا احترام رہے ان کی تردید یا تغلیط اور خود کو بڑا سمجھ لینا غلط ہے جیسے مودودی کہتا ہے کہ صحابہ بھی رجال تھے ہم بھی رجال ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال مختلف اور ان کے مشاجرات کا بغیر علم مجتہدین کے فیصلے کرنے بیٹھ گیا۔

(۳۲) عقیقہ کی شرعی حیثیت:

عقیقہ کی اتنی کوئی حیثیت نہیں جتنی کہ عوام الناس کے ذہن میں بیٹھ گئی ہے اور جتنی کہ اردو کی عام کتابوں میں لکھی ہے۔ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعلاء السنن میں اس پر تفصیل سے لکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کی حیثیت صدقہ نفل سے زیادہ نہیں اس لئے بلا حدود وقیود نقد رقم صدقہ کر دی جائے۔ یہ جو مشہور ہے کہ بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کریں اور لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا کریں اور ساتویں دن بچے کے بال اتروا کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کریں اور بکرے کی ران ذبح کرنے والے کو دی جائے۔ یہ سب قیود بے اصل ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۴۳) قابل قبول ہونے کا خیال گستاخی ہے:

انسان کا یہ سمجھنا کہ میں ایسا بن جاؤں کہ مجھے قبول کرلیا جائے۔ اس کی حماقت بھی ہے کبر بھی ہے عجب بھی ہے، اللہ کی شان میں گستاخی ہے۔ یہاں قابل قبول کون ہے؟ حق ہے، وہ تو اپنی رحمت سے قبول فرماتے ہیں۔ اپنی کوئی چھوٹی کوشش میں لگا رہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا رہے اور اس کے فضل وکرم کا امیدوار رہے۔

این قبول ذکر تو از رحمت است
چوں نماز مستحاضہ رخصت است

(۴۴) چار تخم کی وجہ تسمیہ:

میں چاروں زادوں (چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد) کو چار تخم کہا کرتا ہوں، اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تخم اسپغول، تخم ریحان، تخم کنوچہ اور تخم بارتنگ کو طبی اصطلاح میں چار تخم کہا جاتا ہے یہ قبض اور پیچش کے لئے مفید ہیں اس لئے کہ یہ پھسلن پیدا کرتے ہیں اسی طرح یہ جو چار زاد ہیں یہ بھی پھسلن پیدا کرتے ہیں یاد رکھیں یہ بڑے خطرناک ہیں۔

(۴۵) لڑکی سے نکاح کی اجازت لینے کا مسئلہ:

جب لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جاتی ہے پوچھا جاتا ہے کہ فلاں سے اتنے مہر کے عوض تیرا نکاح کردیں تو یہ ضروری ہے کہ قریبی رشتہ دار جا کر اجازت لے اگر کوئی دوسرا جاتا ہے تو وہ بتائے کہ مجھے فلاں قریبی رشتہ دار نے جو نکاح کی اجازت لینے کے لئے مجھے بھیجا ہے یہ ضروری ہے۔ عام طور پر سنا جاتا ہے کہ لڑکی کا بہنوئی اجازت لیتا ہے بلکہ اب تو یہ سننے میں آرہا ہے کہ بہنوئی اجازت لینے جاتا ہے، کتنی بے حیائی کی

﴿وکاین من نبی قتل معه ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللّٰه وما ضعفوا وما استکانوا واللّٰه یحب الصبرین ۝ وما کان قولھم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین ۝ فاتھم اللّٰه ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرۃ واللّٰه یحب المحسنین ۝﴾

(۳-۱۴۶/۱۴۸)

"اور بہت نبی ہو چکے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے ہیں سو نہ تو ہمت ہاری انہوں نے ان مصائب کی وجہ سے جو ان پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں اور نہ ان کا زور گھٹا اور نہ وہ دبے اور اللہ تعالیٰ کو ایسے مستقل مزاجوں سے محبت ہے اور ان کی زبان سے بھی تو اس کے سوا اور کچھ نہیں نکلا کہ انہوں نے عرض کیا اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دیجئے اور ہمیں ثابت قدم رکھئے اور ہمیں کافروں پر غالب کیجئے سو انہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کا بھی بدلہ دیا اور آخرت کا بھی عمدہ بدلہ عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو ایسے نیکوکاروں سے محبت ہے۔"

وما کان قولھم میں دوام ہے کہنا یہ ہے جب استغفار اور ترک منکرات پر دوام ہو جائے تو ثبات قدم کی دعاء مفید ہوتی ہے۔ نصرت موقوف ہے ثبات قدم پر اور ثبات قدم موقوف ہے ترک منکرات پر۔ جہاد میں حدود اللہ سے تجاوز کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ غصہ آتا ہے جس سے نفسانیت شامل ہونے کا خطرہ ہوتا ہے پھر شجاعت دکھانے کے لئے ریاء آجاتی ہے۔ اس کے علاوہ نفس و شیطان ایسے ناجائز طریقے سکھاتے ہیں کہ یہ اختیار کرلو یہ اختیار کرلو تو کامیاب ہو جاؤ گے اور اس کا نام رکھ دیا سیاست۔ جہاد میں حدود اللہ پر قائم رہنا کوئی آسان کام نہیں، مجاہدین اپنا محاسبہ

کرتے رہیں اور ہر کام میں شریعت کی مکمل پابندی کا اہتمام کریں۔

(۳۸) فرقہ بریلویہ:

اس مذہب کے بانی احمد رضا خان کی تحریرات میں باہم واضح ناقابلِ تاویل تعارض ہے، اسی طرح ان کے دوسرے بڑوں کی تحریرات میں بھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کا مذہب ظن و تخمین کے سوا اور کچھ نہیں۔ موقع پر جو مناسب سمجھتے ہیں کہہ دیتے ہیں۔ اس کے دلائل:

❶ ان کو وہی منافقانہ فریب جو ابھی بتایا کہ جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسی ہی بات کہہ دیتے

گیا۔

❷ تاویلات کے بعد تو صرف نزاعِ لفظی رہ جاتا ہے پھر اختلاف کیا رہا؟ لیکن یہ اتنا شدید اختلاف کرتے ہیں کہ علماءِ دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔

❸ ان سے بارہا کہا جاتا رہا ہے کہ باہم مل بیٹھ کر تحقیقی غور و فکر سے غلط فہمیوں کو زائل کر کے اختلاف مٹانے کی کوشش کریں لیکن یہ کبھی بھی اس پر تیار نہیں ہوئے۔ (انوار الرشید جلد اول عنوان "لو مجرم ہی میں بدعقیدہ ہے" میں ایک بہت مشہور بدعتی کا نام اور بحث بڑے چرچے سے مذاکرہ ہے، بہت ہی عبرت انگیز قصہ ہے اسے ضرور پڑھیں)

ان حالات میں ان کا حکم:

❶ ان کی اقتداء کو ناجائز اور پچھلی نمازوں کو واجب الاعادہ بتایا جائے لان الاحتیاط فی العبادات واجب۔ بالخصوص نماز جیسے اہم رکنِ اسلام میں تو بہت زیادہ احتیاط لازم ہے۔

❷ پورے فرقہ بلکہ کسی متعین فرد پر بھی کفر کا فتویٰ لگانا جائز نہیں، بلکہ یوں تعبیر کیا جائے کہ فلاں عقیدہ کفریہ ہے۔

❸ ایسا بھی نہیں کہنا چاہئے: "فلاں شخص کا یہ عقیدہ ہے جو کفر ہے" بلکہ بالتعیینِ شخص

تو میں نے ان سے پوچھا: نماز میں ہاتھ ہلانے سے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب؟ وہ جواب میں کہتے ہیں "کچھ بھی نہیں" میں نے پوچھا پھر آپ پوری نماز میں ہاتھ کیوں ہلاتے رہے؟ بڑے اچھے انسان تھے، کوئی اور ہوتا تو بحث شروع کر دیتا یا ناراض ہو جاتا کہ جاؤ اپنا کام کرو تم کون ہوتے ہو سمجھانے والے، انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی، پہلی بات میں نے پوچھی کہ یہ ہاتھ ہلانا کیا ہے فرض واجب یا سنت؟ تو صاف اعتراف کیا کہ کچھ بھی نہیں، ایک فضول حرکت ہے، پھر جب دوسری بات پوچھی کہ آپ بار بار ہاتھ کیوں ہلاتے رہے؟ تو دیکھئے کیسا اچھا جواب دیا کہنے لگے کہ جب کوئی انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آکر اس میں چوک دیتا ہے۔ خود ہی اپنے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ مجھ پر شیطان کا اثر ہو گیا، ان میں یہ سلامت طبع اور اعتراف حق کی صفت دیکھ کر مجھے بہت مسرت ہوئی اور موقع کی مناسبت سے ان کے سامنے میں نے ایک حدیث کا ٹکڑا پڑھا کہ ایک شخص نماز میں ہاتھ ہلا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿لو خشع قلب هذا لخشعت جوارحه﴾ (فتح الباری ج ۲ ص ۲۲۵)

اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء بھی پر سکون رہتے۔ یہ اعضاء کی حرکت بتا رہی ہے کہ دل میں خشوع نہیں دل پر غفلت کا پردہ پڑا ہے اس لئے اعضاء میں بھی سکون نہیں، خشوع نہیں وہ حرکت میں ہیں، میں نے تو حدیث کا صرف ایک ٹکڑا پڑھا جو ان کے مناسب حال تھا لیکن یہ سن کر انہوں نے پوری حدیث پڑھ دی، مجھے خوشی ہوئی کہ ماشاء اللہ یہ تو عالم معلوم ہوتے ہیں حدیثیں بھی انہیں یاد ہیں غلطی انسان سے ہو جاتی ہے، اب انہیں تنبیہ ہو گئی، آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اس غلطی کا اعادہ نہ کریں گے یہ سوچ کر میں مطمئن ہو گیا، لیکن جب اٹھ کر سنتیں پڑھنے لگے تو یہ دیکھ کر مجھے صدمہ ہوا کہ پھر انہوں نے وہی حرکت شروع کر دی، دیکھئے وہی بات بار بار سامنے آجاتی ہے کہ کسی کی اصلاح اور ہدایت کے لئے نرا علم کافی نہیں جب تک اصلاحی

قرآن مجید کو اس طرح نیچے رکھنا جائز ہے۔ انہوں نے کہا کہ قالین پاک ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کا پاؤں پاک ہے یا ناپاک؟ اگر ناپاک ہے تو ناپاک کو مسجد میں کیوں لائے؟ باہر جائیں اسے دھو کر پاک کر کے لائیں اور اگر پاؤں پاک ہے تو اس پر قرآن مجید رکھیں یا اسے قرآن مجید پر رکھ دیں، اسی طرح آپ کی دبر پاک ہے یا ناپاک؟ اگر ناپاک ہے اسے مسجد میں کیوں لائے؟ باہر جائیں پاک کر کے لائیں اور اگر پاک ہے تو قرآن پر رکھ کر بیٹھ جائیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس میں قرآن مجید کی توہین ہے اس لئے جائز نہیں۔ میں نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ جواز وعدم جواز کا مدار طہارت ونجاست پر نہیں بلکہ توہین پر ہے، عرف عام میں جیسے قرآن مجید پر پاؤں رکھنا توہین ہے ایسے ہی نیچے رکھنا بھی توہین ہے۔ وہ بات سمجھ گئے فوراً قرآن مجید اٹھا لیا پھر تو دوسروں کو بھی تبلیغ کرنے لگے وہاں یہ مرض عام ہے وہ جسے دیکھتے کہ قرآن مجید نیچے رکھا ہے اسے سمجھاتے۔

۲ وہاں بیت اللہ کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھنے کا مرض بھی بہت عام ہے، ایک عرب اس طرح بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں روکا تو کہنے لگے اس کے عدم جواز کی کیا دلیل ہے؟ میں نے کہا آپ ملک کی مجلس میں جا کر اس کے چہرے کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھ سکتے ہیں؟ آپ کے قلب میں ملک الملوک کی اتنی قدر بھی نہیں؟ میں یہ بات ان کے دل میں اتر گئی اور پھر انہوں نے دوسروں کو سمجھانا اور اس حرکت سے روکنا شروع کر دیا۔

۲۳ آرائش سے آسائش مقدم:

حدود شریعت کے اندر رہتے ہوئے آرائش جائز ہے، ان حدود کی تفصیل وہی عالم بتا سکتا ہے جو متقی ومحقق ہو یا باطن کے کسی طبیب حاذق کو بھی دکھائے [illegible] حقیقت بھی سمجھ لیں کہ آسائش کا درجہ بہرحال آرائش سے مقدم ہے اس لئے آرائش اس حد

سناؤں گا، حالات بتاؤں گا، بس آپ سے تصدیق کروانا چاہتا ہوں اور سوائے آپ کے اور کہیں سے مجھے تسلی نہیں ہوتی۔"

میں نے سوچا کہ اگر میں فون پر وقت دینے سے انکار کرتا ہوں تو بات ان کی سمجھ میں نہیں آئے گی، دو بڑو بیٹا کر سمجھاؤں تو امید ہے کہ وہ تین منٹ میں سمجھ جائیں گے، اس لئے میں نے ملاقات کی اجازت دے دی۔

جو شخص دیندار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہوشیار بھی بہت کر دیتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ﴾ (ترمذی)

"مؤمن کی فراست سے بچو، اس لئے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

خود ہی سوچ کر کہنے لگے:

"آپ کا وقت تو فارغ ہوتا نہیں، مگر جمعرات کے دن عصر کے بعد آپ بیان نہیں کرتے تو اس وقت آدھا گھنٹا مجھے دے دیں۔"

حالانکہ وہ وقت بھی فارغ تو نہیں ہوتا، جمعرات کا تو مجھے انتظار رہتا ہے کہ کئی کام جمع ہوتے رہتے ہیں، جمعرات کو ادھر سے چھٹی ہوئی تو ادھر دوسرے کام نمٹاؤں گا، وہ وقت تو بہت اہم ہوتا ہے۔ لیکن میرے دل میں یہ بات آ گئی کہ:

"تین چار منٹ میں ان کو نمٹا دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ آدھا گھنٹا تین چار منٹ میں سمو دوں گا۔"

اس لئے میں نے کہا:

"ٹھیک ہے آپ جمعرات کو ہی آ جائیں۔"

انہیں پہنچنے میں ذرا سی دیر ہوگئی، ان سے پہلے دو عالم پہنچ گئے۔ علماء، مشائخ اور

مجاہدین کے لئے میرے ہاں وقت کی کوئی پابندی نہیں، نہ تو وقت کی یوں پابندی کہ فلاں وقت میں آئیں فلاں میں نہ آئیں اور نہ یوں پابندی کہ اتنے منٹ دوں گا اتنے نہیں دوں گا، چوبیس گھنٹے دروازہ کھلا ہے، جب چاہیں تشریف لے آئیں۔

یہ الگ بات ہے کہ وہ تشریف لانے سے قبل خود ہی راحت و سہولت کا وقت دریافت فرما لیتے ہیں، ان کو ایسا وقت بتاتا ہوں جس میں ان سے بات ہو تو طیب خاطر، شرح صدر اور مسرتوں کے ساتھ ہو۔

میرے کمرے میں ایک کتبہ لگا ہوا ہے، جس میں جہاد، ترک منکرات اور مسلمانوں کو آپس میں اتفاق کی تبلیغ ہے اس کے شروع میں ہے:

﴿اهلاً وسهلاً ومرحبا بالضيوف الكرام﴾

محترم مہمانوں کے لئے اہلاً وسہلاً ومرحبا خوش آمدید، سب زبانوں میں لکھا ہوا ہے، شاید کسی کو اشکال ہو کہ کسی کو وقت تو ایک منٹ بھی نہیں دیتا صرف دکھانے کے لئے لگا رکھا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں بالضیوف الکرام کے الفاظ ہیں، مکرم، محترم مہمان کون ہوتے ہیں؟ علماء مشائخ اور مجاہدین؟ ان کے لئے ہر وقت دروازہ کھلا ہے، خواہ یہ چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں۔

یہاں جو علماء تشریف رکھتے ہیں وہ بھی اور دوسرے حضرات بھی اس بات کو خوب یاد رکھیں، لوگوں نے یہاں پر پابندی کی بہت تشہیر کر رکھی ہے، لوگ جو بات اڑا دیتے ہیں، پھر کچھ نہ پوچھئے بلا تحقیق ہی اس پر اعتماد کر لیا جاتا ہے۔

ایک بہت بڑے عالم تشریف لائے، مجھ سے فرمانے لگے:

"سنا ہے کہ آپ نے فون کے اوقات متعین کر رکھے ہیں، دوسرے اوقات میں آپ فون پر بات نہیں کرتے۔"

میں نے کہا:

"وہ تو عوام کے لئے ہے، علماء کے لئے تو کوئی پابندی نہیں، آپ نے بھی تجربہ کیا کہ آپ نے فون کیا ہو اور اس طرف سے انکار ہوا ہو۔"

علماء کے لئے نہ فون پر پابندی، نہ بالمشافہ بات پر پابندی، ان کے لئے دروازے کھلے ہیں، دارالافتاء کے دروازے بھی کھلے ہیں اور دل کے دروازے بھی کھلے ہیں، جب چاہیں تشریف لائیں، کوئی تجربہ تو کرے۔

وہ عالم اس سے پہلے تشریف لے آئے، جو بڑے بھی نہیں، برابر کے بھی نہیں، نہ ہی کوئی کام تھا، چھوٹے اور محض عقیدت و محبت سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔

ان صاحب کے آنے کی اطلاع ملی تو میں نے سوچا کہ ان علماء کو کیسے اٹھاؤں؟ یہ تو دین کے ستون ہیں، ان سے کیسے کہوں کہ اب آپ تشریف لے جائیں۔

میں نے ان کو کہلا دیا کہ اس وقت تو علماء کرام تشریف لے آئے ہیں اس لئے بھی دوسرے وقت میں آجائیں، انہوں نے خود ہی کہہ دیا کہ بہت اچھا کل جمعہ کے دن مغرب کے بعد میں نے کہا ٹھیک ہے۔

ایک بات یہاں ذہن میں رہے کہ ایک عالم کی قدر ڈیڑھ لاکھ تو کیا ڈیڑھ کروڑ بلکہ اربوں کھربوں سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کی قدر و منزلت اتنی بڑھائی اتنی بڑھائی کہ بے حد و حساب، اور اس کو اس قدر بڑھا کر میرے دل میں بھی اتار دیا ہے۔

وہ واپس چلے گئے، دوسرے دن مغرب کے بعد تشریف لے آئے، میں بار بار ڈیڑھ لاکھ کا تذکرہ کروں گا اور مزا لینے کے لئے نہیں، ایک تو اعادہ ہو تا ہے مزا لینے کے لئے ہے

أجد الملامة في هواك لذيذة

حبا لذكرك فليلمني اللوم

اس کا اعادہ اس لئے کروں گا تاکہ آپ حضرات کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ علم دین کی کسی خدمت پر صرف ہونے والا ایک لمحہ دنیا کو تو کیا کروڑوں سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کے لئے بار بار ذکر کروں گا۔

وہ صاحب پہنچ گئے اور آتے ہی کہنا شروع کر دیا:

”آدھا گھنٹہ میں ضرور لوں گا۔“

میں نے کہا ٹھیک ہے۔ پہلے میری دو تین باتیں سن لیں۔ نمبر لگانے کی میری عادت تو ہے ہی، نمبر اس لئے لگاتا ہوں کہ یاد رکھنا آسان ہو تو میں نے پانچ نمبر لگا دئے:

① میرے وقت کے ایک ایک منٹ بلکہ ایک ایک لمحہ سے پوری دنیا استفادہ کر رہی ہے۔ پوری دنیا سے یہ مقصد نہیں کہ ہر ہر فرد، مقصد ہے دنیا کا ہر علاقہ جہاں تک میرا خیال ہے اللہ تعالیٰ یہ باتیں ہر علاقے میں پہنچا رہے ہیں، مواعظ کے کتابچے، معلوم ہوا ہے کہ بارہ زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں، کیسٹیں اور ان سے بھی زیادہ فتاویٰ کی کتاب ”احسن الفتاویٰ“ دنیا کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ نے پہنچا دی ہے اور یہ حالات جہاد کے علمبردار اخبار ”ضرب مؤمن“ کے اجراء سے پہلے کے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ اب تو جہاد کی برکت سے ”ضرب مؤمن“ کا ڈنکا پوری دنیا میں ایسا بج رہا ہے کہ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ پھر یہ خدمات اس زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں، اللہ تعالیٰ ان کی اشاعت میں لمحہ بلمحہ ترقی عطاء فرما رہے ہیں۔ اس کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان خدمات کو قیامت تک ہمارے لئے، ہمارے اکابر کے لئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں گے۔

تو اس منٹ میں صرف موجودہ پوری دنیا ہی کا نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی پوری دنیا کا حق ہے۔ ان سب سے چھین کر ایک شخص کو دے دوں تو یہ حق تلفی اور ظلم ہوگا۔

② کسی ایک شخص کو الگ سے ایک منٹ دے دوں تو دوسرا کہے گا مجھے بھی دے

دیا۔ تیسرا کہے گا مجھے بھی دے دیں۔ منت مانگنے والے اتنے ہیں کہ اتنے میرے جسم پر بال بھی نہیں۔ اگر سب نے مجھے تقسیم کرنا شروع کر دیا تو میری ایک ایک بوٹی بلکہ ایک ایک بال نوچ کر لے جائیں گے پھر بھی سب کی خواہش پوری نہ ہوگی۔ اتنے منت کہاں سے لاؤں؟! اس بارے میں کہتا بھی رہتا ہوں:

"بھائی! جس کے پاس کوئی چیز ہے ہی نہیں، اس سے وہ چیز مانگنا کیا ظلم نہیں ہے؟ کتنا بڑا ظلم ہے، ارے منت ہو تو دوں، ہے ہی نہیں تو کہاں سے دوں؟ کہاں سے پیدا کروں؟۔"

۲ دینی کاموں میں مالی تعاون کرنے والے کو ایک منت دے دیا تو یہ مظنۂ تہمت ہے، دوسرے لوگ سمجھیں گے کہ جو مالی تعاون کرتا ہے اس کو تو وقت مل جاتا ہے اور جو مالی تعاون نہیں کرتا اس کو وقت نہیں دیا جاتا۔ اس سے لوگوں کے دین کو نقصان پہنچے گا۔ وہ کہنے لگیں گے:

"یہ علماء دوسروں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں، دوسروں کو بنانے کے دعوے کرتے رہتے ہیں، مگر حال یہ ہے کہ جو پیسے دیدے اس کو فورا وقت دیدیتے ہیں اور جو پیسہ نہیں دیتا اس کو وقت نہیں دیتے۔"

علماء سے بدگمانی عوام کے دین کی تباہی ہے۔

۳ جس نے مالی تعاون کیا اس کو دوسروں سے الگ کر ایک ہی منت دے دیا تو نفس و شیطان اس کو تباہ کرنے کے لئے اس کے دل میں یہ فساد ڈالیں گے:

"دیکھو تم نے پیسے دئے ہیں اس لئے تیری رعایت کی جارہی ہے، تجھے وقت مل گیا۔"

پیسے دینے کا ثواب کیا ہوگا؟ جس کے دل میں یہ خیال آیا وہ تو تباہ ہو گیا، اس کا دین برباد ہو گیا۔ مالی مدد کرنے والوں کو اپنا احسان سمجھنے کی بجائے ممنون رہنا چاہئے کہ ہمارا مال ٹھکانے لگا دیا۔

⑤ یہ نمبر بڑا عجیب ہے۔ دل کی صلاحیت کا معیار کیا؟ مذکورہ چار نمبر جس کی سمجھ میں آگئے یہ اس کی علامت ہے کہ اس کے دل میں صلاحیت ہے اور اگر یہ چار نمبر تفصیل سے سمجھانے کے باوجود اس کی سمجھ میں نہیں آرہے تو معلوم ہوا کہ دل میں صلاحیت نہیں ہے، دل میں فساد ہے، اس میں کوئی عقل و فہم ہے ہی نہیں۔ بدفہم اور بے عقل ہے۔

یہ پانچ نمبر ان کو بتا کر رخصت کر دیا "جواہر خمسہ" دے دیئے، ایک ایک جوہر کروڑوں سے زیادہ قیمتی، چند منٹوں میں ان کو دے دیئے اور وہ چلے گئے۔

اس کے بعد ایک بات اور بتا دوں، وہ یہ کہ میں دنیا کا کوئی دھندا نہیں کرتا، بینک آتا جاتا بھی نہیں، حتی کہ جو شخص بھی کہیں سے بھی کتنی بھی رقم لے کر آتا ہے خواہ وہ میری ذاتی تجارت کی رقم ہو یا دینی کاموں کے لئے دینا چاہے، دل یہ چاہتا ہے کہ بیرونی دروازے پر ہی یا دارالافتاء میں کسی کو پکڑا کر بھاگ جائے، میرے کمرے میں نہ آئے، مجھ سے وقت نہ لے، خواہ لاکھوں روپے دینا چاہتا ہو۔

وقت کی اتنی حفاظت کیوں کرتا ہوں؟ آپ ہی حضرات کے لئے تو کرتا ہوں۔ میرا ذاتی کام تو نہیں ہوتا، راحت و آرام بھی ضرورت سے زیادہ نہیں کرتا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے کام کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ پوری دنیا کے لئے کام لے رہے ہیں، اپنی رحمت سے قبول فرمائیں۔ یہ تو ہوئی بڑی عمومی خدمت، رات دن اسی میں گزر رہے ہیں۔

اگر کسی کا کوئی خصوصی مسئلہ ہو تو اس میں بھی تنگی اور بخل نہیں کرتا، البتہ صحیح طریقے اور نظم و ضبط سے کام کرتا ہوں، اس کے لئے کئی دروازے کھلے ہیں۔

① صبح ایک گھنٹا فون پر۔

② دوپہر کو آدھا گھنٹا دارالافتاء میں۔

③ عصر کا بیان ختم ہونے کے بعد۔ بیان تقریباً آدھا گھنٹا ہوتا ہے، پھر مغرب کی نماز

تک تقریباً پون گھنٹا تو ہو جاتا ہی ہے۔

④ رات کو آدھا گھنٹہ فون ہے۔

⑤ دوسرے حضرات علماء کرام یہاں موجود رہتے ہیں، یہ علماء بھی ہیں، مشائخ بھی ہیں، جو چاہیں ان سے پوچھ سکتے ہیں۔

⑥ ڈاک سے پوچھ سکتے ہیں۔

⑦ وی ڈاک سے پوچھ سکتے ہیں۔

⑧ ان صورتوں کے علاوہ واقعۃً کوئی ضرورت وغیرہ ہو تو منٹ کیا گھنٹے بھی دے دیتا ہوں، مگر کوئی مالی تعاون کے زعم پر مجھ سے ایک لمحہ بھی کروڑوں کے عوض بھی نہیں خرید سکتا۔

سارا وقت آپ ہی لوگوں کی خدمت میں گزر رہا ہے، میں کوئی اپنی دنیا تو نہیں بنا رہا، پھر کسی کو کوئی خصوصی کام ہو تو اس کے لئے آٹھ دروازے کھلے ہیں، جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن کا راستہ دکھانے کے لئے آٹھ دروازے کھلے ہیں پھر بھی اگر کوئی وقت نہ دینے کی شکایت کرتا ہے تو اس کی بدفہمی کا کیا علاج؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم دین عطاء فرمائیں۔

⑪ پردہ کس عمر سے کرانا مناسب ہے:

میں بتاتا رہتا ہوں کہ حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سلسلے کے علماء و مشائخ نے بھی آپ کی ہدایات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے چنانچہ پردے کے بارے میں حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک ملفوظ ماہنامہ "البلاغ" رجب ۱۴۱۳ھ میں شائع ہوا ہے، سلسلے کے علماء و مشائخ اس سے ہدایت حاصل کریں۔ "البلاغ" کا مضمون یہ ہے۔

حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا کہ پردہ کس عمر سے کرانا چاہئے؟ ارشاد فرمایا اختیار ہے تو سات برس سے بھی کم اور اجازت ہے، سات برس کی عمر

ہے۔

میری رائے یہ ہے کہ جب تک لڑکی پردہ میں بیٹھ نہ جائے ایک چھا بھی نہ پہنایا جائے اور کپڑے بھی سفید یا معمولی چھینٹ وغیرہ کے پہنے۔ اس میں دین کی بھی مصلحتیں ہیں اور دنیا کی بھی۔ بلکہ بسا اوقات سیانی کے سامنے آنے سے اتنے فتنے نہیں ہوتے جتنے ناسمجھ کے سامنے آنے سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ سیانی خود حیاء کرتی ہے اور مردوں کو موقع کم دیتی ہے نیز مرد سمجھتا ہے کہ سیانی سمجھدار ہے اس کے سامنے دلی خیالات عملاً ظاہر کروں گا تو سمجھ جائے گی اور ناسمجھ کے سامنے یہ مانع موجود نہیں ہوتا۔

۵۴ نماز میں ہاتھ ہلانا:

آج کا مسلمان پڑھا ہو جاتا ہے مگر نماز میں ہاتھ ہلانا نہیں چھوڑتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ ہلانا بہت سخت گناہ ہے اور اگر تین بار جلدی جلدی ہاتھ ہلا دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی نئے سرے سے نیت باندھے۔ جلدی کا مطلب یہ ہے کہ دو حرکتوں کے درمیان تین بار سبحان ربی الاعلی کہنے کی مقدار اگر توقف نہیں کیا اس سے جلدی ہاتھ ہلا دیا تو نماز ٹوٹ گئی۔ اردو کی کتابوں میں تین تسبیح یا تین بار سبحان اللہ لکھا ہوتا ہے یہ مسئلہ سمجھ لیں کہ نماز کے مسائل میں جہاں بھی تین تسبیح ہو گا اس سے مراد سبحان اللہ نہیں بلکہ سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلی یعنی وہ تسبیح مراد ہے جو نماز میں رکوع یا سجدے میں پڑھی جاتی ہے اور اگر بلا ضرورت ایک بار ہاتھ ہلایا تو وہ مکروہ تحریمی ہے فقہ کے قاعدے کی رو سے اس کا حکم یہ ہونا چاہئے کہ نماز لوٹائے کیونکہ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کی جائے واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ یہ مرض بہت عام ہے اور کتنے لوگ مدۃ العمر تک ایسے نمازیں پڑھتے رہے ہیں چونکہ لوگوں میں غلبہ جہالت ہے اس لئے شاید اللہ تعالی قبول فرمالیں شاید گزشتہ غلطیوں کو معاف فرما

انا من المشرکین﴾

یہ دعاء نمازوں سے پہلے پڑھا کرتے ہیں عام طور پر فرض نمازوں سے پہلے بہت لوگ پڑھتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ کیوں پڑھی جاتی ہے، اس دعاء کا مقصد یہ ہے کہ نمازی کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جائے، جب اس کا مفہوم سمجھ کر پڑھیں گے تو متوجہ ہو جائیں گے اس دعاء کا مفہوم یہ ہے کہ میں نے اپنا رخ صرف رب العالمین کی طرف کر لیا اپنے قلب کی توجہ اپنے قلب کا رخ بھی رب العالمین کی طرف کیا، اس طرح نماز شروع کرنے سے پہلے توجہ کو مرکوز کر دیا مگر یہ دعاء طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں توجہ نہیں کرتے۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو یہ سوچیں کہ کس کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں کس مقصد کے لئے کھڑے ہوئے ہیں، لمبی چوڑی نیت کرتے ہیں جس کی ضرورت بھی نہیں اتنی لمبی نیت اتنی لمبی نیت کہ اسے پڑھتے پڑھتے درمیان میں لوگ بھول بھی جاتے ہیں تو پھر سے سرے سے کہتے ہیں چار رکعت نماز فرض، فرض اللہ کے وقت عصر کا پیچھے اس امام کے پھر بیچ میں بھول جاتے ہیں تو نئے سرے سے شروع کرتے ہیں، فرض . . فرض .... فرض اللہ کے پیچھے اس امام کے ایک وہمی کا قصہ مشہور ہے کہ جب "پیچھے اس امام کے" کہتا تو اسے خیال ہوتا کہ "اس امام" کہنے سے پوری تعیین نہیں اس لئے ساتھ امام کی طرف انگلی کا اشارہ بھی کرتا، پھر خیال ہوتا کہ اشارہ صحیح نہیں ہوا تو امام کے پاس جا کر اس کی گردن پر زور سے انگلی چبھو کر بہت زور سے کہتا: "پیچھے اس امام کے" اتنی لمبی نیت کی ضرورت نہیں، زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں دل میں نیت کافی ہے اس کا معیار سمجھ لیجئے، معیار یہ ہے کہ نمازی کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں مثال کے طور پر جب آپ عصر کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اچانک کسی نے پوچھ لیا کہ آپ کیا کرنے لگے ہیں تو آپ بلا سوچے سمجھے فوراً یہ جواب دے سکیں کہ عصر کی نماز پڑھنے لگا ہوں، بس یہ ہے نیت اس کا خیال رکھیں اتنا تو ہوتا ہی ہے آپ گھر سے چلے مسجد میں پہنچے جماعت کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں تو کیا آپ کو

ہوں کہ اقامت ہوگی تو آپ اتنا نہیں بتا سکیں گے کہ آپ کیا کرنے لگے ہیں۔ دل میں
اتنا سا استحضار کافی ہے۔ اور پھر یہ حماقت دیکھئے کہ قبلہ کی طرف منہ کرنا قولی شرط نہیں
عملی ہے۔ زبان سے آپ نے کہہ دیا منہ میرا قبلہ شریف کی طرف اور کرلیا مشرق کی
طرف کو تو آپ ہزار بار زبان سے کہتے رہیں نماز نہیں ہوگی اور اگر آپ نے قبلہ کی
طرف رخ کرلیا مگر زبان سے ایک بار بھی نہیں کہا تو نماز ہو جائے گی۔ یہ کام کہنے کے
نہیں کرنے کے ہیں اور اگر کوئی یہ ضروری سمجھتا ہے کہ کرنے کے کاموں کو زبان سے
بھی کہا جائے تو پھر اور جو دوسری شرائط ہیں انہیں بھی زبان سے ادا کیا کرے جیسے
میں نے غسل کرلیا ہے اس کے بعد وضو ٹوٹ گیا تھا وہ بھی کرلیا ہے، کپڑے پاک ہیں
ہیں، جس زمین پر کھڑا ہوں وہ بھی پاک ہے اور منہ طرف قبلے شریف کے اس طرح
تمام شرائط کو زبان سے ادا کیا کریں یہ کیا کہ بعض شرطیں کہتے ہیں اور بعض نہیں کہتے۔
یہ سوچیں کہ کس کے دربار میں کھڑے ہیں جتنی دیر لمبی چوڑی نیتوں میں وقت ضائع
کرتے ہیں کام کیا کریں کام۔

نفس کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کی مہلت دی جائے،
ہر نماز سے پہلے یہ سوچا کریں کہ کس کے دربار میں کھڑے ہیں پھر نماز کے دوران خوب
توجہ رکھیں کہ نہیں اللہ کی جانب سے توجہ ہٹی تو نہیں ہاتھ وغیرہ تو ہلانے نہیں شروع کر
دیئے۔ ایک ہفتہ تک سب نمازیں اسی طرح پڑھیں پھر دیکھیں کہ فائدہ ہوا یا نہیں مگر
مشکل یہ ہے کہ جب آپ کو پتا ہی نہیں چلتا کہ ہاتھ ہلاتے ہیں یا نہیں ہلاتے تو فائدے
کا کیسے پتا چلے۔ لیکن انسان جب محنت کرتا ہے تو اللہ کی رحمت ہوتی ہے تجربہ کرکے
دیکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ پتا چلے گا اور اگر کسی کو پتا ہی نہیں چلتا یا پتا تو چل جاتا ہے مگر اس
کے باوجود ہاتھ ہلتے رہتے ہیں تو اس کے لئے دوسرا نسخہ لکھئے جیسے نماز شروع کریں کسی
دوسرے شخص سے کہہ دیں کہ پاس بیٹھے رہو اور میری طرف دیکھتے رہو کہ میں نے نماز
میں ہاتھ ہلائے یا نہیں ہلائے جب میں سلام پھیر لوں تو مجھے بتاؤ۔ ایک ہفتہ یہ نسخہ

استعمال کریں۔ مرض بہت لمبا ہے بہت لمبا، بہت لمبا، بہت موذی مرض ہے اس لئے
میں درجہ بدرجہ اصلاح کے نسخے بتا رہا ہوں، بہت پرانا مرض ہے اور وبا کی طرح لوگوں
میں پھیلا ہوا ہے اگر دوسرے نسخے سے بھی فائدہ نہ ہو تو تیسرا نسخہ بتاتا ہوں تیر بہدف وہ
بھی خطاء نہیں جاتا بلکہ اگر یہ تیسری گولی پہلی مرتبہ نگل لیں تو درمیان میں آپ کے دو
ہفتے ضائع ہونے سے بچ جائیں گے اور اتنی محنت مشقت بھی نہیں اٹھانی پڑے گی ذرا
سی ہمت کرکے تیسرے نمبر پر جو گولی ہے اسے پہلی مرتبہ میں نگل لیں پھر دیکھیں کتنا
فائدہ ہوتا ہے۔ انسان جسمانی صحت کے لئے انجکشن لگواتا ہے، آپریشن کرواتا ہے اگر
اللہ کی عظمت دل میں بٹھانے کے لئے تھوڑی سی کڑوی دوا استعمال کرلی جائے تو
فائدہ ہی ہے۔ تھوڑی سی کڑوی دوا بتاتا ہوں زیادہ نہیں وہ یہ کہ کسی کو پاس بٹھا
لیں اور اس سے کہیں کہ جب بھی میں نماز میں ہاتھ ہلاؤں تو آپ میرا کان پکڑ کر کھینچیں
مہربانی کیجئے میری خاطر اپنا تھوڑا سا وقت صرف کر دیجئے آپ میرے رشتہ دار ہیں
دوست ہیں محبت کا تعلق ہے تو محبت ادا کیجئے، مجھے جہنم سے بچانے کے لئے میرا
جوڑ میرے اللہ سے لگانے کے لئے میری خاطر اتنی قربانی دے دیں میرے پاس بیٹھ
جائیں جب میں نماز میں ہاتھ ہلاؤں تو آپ میرا کان پکڑ کر کھینچ دیں۔ وہ جتنی زور سے
کھینچے گا اتنی ہی جلدی فائدہ ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ نسخہ استعمال کرنے کے بعد مجھے
اطلاع دیں کہ مرض میں کچھ افاقہ ہو رہا ہے یا نہیں؟ آئندہ اس بارے میں اطلاع ضرور
دیں کہ جتنی بار آپ کا کان کھینچا گیا اتنی حرکت میں کمی ہوئی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ اپنی
رضا اور اپنی محبت عطاء فرمائیں، اپنے دربار کا احترام و اکرام کرنے کی توفیق عطاء
فرمائیں فکر آخرت عطاء فرمائیں۔

﴿۵۳﴾ امریکا پر جھپٹنے کی لذت:

ایک حکیم صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ ہم ورزش کرتے ہیں؟

حضرت اقدس نے فرمایا:

"ہر وقت تصور ہی میں امریکہ پر تابڑ توڑ پے در پے اور بہت زبردست ایسے حملے کرتا رہتا ہوں کہ اس کے مقابلے میں اور کوئی دوسری نعمت نہیں ہو سکتی اس کی برکت سے اس وقت اسی سال کی عمر میں اپنے اندر وہ قوت محسوس کرتا ہوں جو اس زمانے میں نہیں تھی جب روزانہ فجر کی نماز کے بعد میدان میں نکل کر جہاد کی مشق کیا کرتا تھا ایسے جوہر دکھاتا تھا جن کے بارے میں عام مشہور ہے کہ دیکھنے والوں کے طوطے اڑ جاتے تھے اس مشق جہاد میں بھی لذت تھی مگر امریکہ پر جھپٹنے کی لذت بہت اونچی ہے ۔

مت پوچھ کہ جوش اٹھتے ہیں کیا کیا مرے دل میں
دن رات بس اک حشر ہے برپا مرے دل میں
ہے عیش دو عالم کا مہیا مرے دل میں
ہر لحظہ ہے اک طرفہ تماشا مرے دل میں"

۵۴ روحانیت ذریعہ صحت:

حضرت اقدس کو جب آواز بیٹھنے کا عارضہ ہوا تو ایک بہت مشہور حکیم صاحب لاہور سے حضرت اقدس کے علاج کے لئے حاضر خدمت ہوئے علاج پر اصرار کرنے لگے، حضرت اقدس انکار فرما رہے تھے تو وہ اپنی بات منوانے کے لئے حضرت اقدس کے گھٹنے پکڑ کر کہنے لگے:

"حضور پیر مرشدا آپ کی روحانیت کام کر رہی ہے ورنہ اس عمر میں آپ کروٹ بھی نہ لے سکتے۔"

حضرت اقدس نے فرمایا:

"بقول آپ کے جب میرے اللہ نے مجھے اکیاسی سال تک روحانیت کے ذریعے زندہ رکھا ہے تو وہ جب تک چاہے گا آئندہ بھی زندہ رکھے گا اگر اللہ تعالیٰ کسی کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطاء فرما دیتے ہیں تو اس کی روحانیت تو لحظہ بلحظہ بڑھتی ہے۔"

﴿اللھم انی اسالک عیشۃ نقیۃ ومیتۃ سویۃ﴾

"یا اللہ! میں تجھ سے صاف زندگی اور سیدھی موت مانگتا ہوں۔"

۵۵ ہوس کا نتیجہ ذلت:

ایک خانساماں بار بار تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ کر رہا تھا مالک بڑھا نہیں رہا تھا تو اس نے ایک بار بہت جوش میں آکر کہا کہ تنخواہ بڑھا دو ورنہ، مالک نے کہا ورنہ کیا؟! کو کہتا ہے پھر بکی۔ عزت سے رہ رہا تھا خود ہی اپنی عزت کو خاک میں ملا دیا اب کیا عزت رہی ہوس کی نحوست سے ذلت کو قبول کر لیا۔

۵۶ شہوات دنیا میں حکمت:

اللہ تعالیٰ نے انسان میں تین قوتیں پیدا فرمائی ہیں عقلیہ، شہویہ اور غضبیہ ہر ایک میں تین تین درجات ہیں:

1. افراط۔
2. تفریط۔
3. اعتدال۔

قوت عقلیہ میں تفریط یہ ہے کہ اللہ کے وجود اور توحید و رسالت کی معرفت کے لئے بھی عقل سے کام نہ لے اور افراط یہ کہ وجود باری تعالیٰ اور توحید و رسالت کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مقابلے

میں اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا کے ان کے احکام کی مصلحتیں تلاش کرے۔

قوت شہویہ میں تفریط یہ کہ اس کے موقع پر بھی استعمال نہ کرے جیسے حق زوجیت اور افراط یہ کہ بے موقع فسق وفجور میں استعمال کرے۔ ازدواج کی طرح مال وجاہ بھی الذ اللذات میں سے ہیں اس لئے وہ بھی اسی میں داخل ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی پہلی حدیث میں ہے۔

قوت غضبیہ میں تفریط یہ کہ نہی عن المنکر اور اللہ کے دشمنوں پر جھپٹنے میں استعمال نہ کرے اور افراط یہ کہ بلاوجہ ظلم کرے۔

ان تینوں قوتوں میں سے افراط وتفریط دنیا ہے اور ان کی خواہش کو شہوت دنیا کہا جاتا ہے۔ دراصل تو یہ سب شہوات دنیا ہی ہیں مگر جنس اور مال وجاہ کی ہوس کے زیادہ فسادات کی وجہ سے یہ نام ان کے ساتھ مختص ہو گیا پھر چونکہ مرض حب مال وحب کی ہوس کے زیادہ فسادات کی وجہ سے یہ نام ان کے ساتھ مختص ہو گیا پھر چونکہ مرض حب مال وجاہ کی جڑیں بہت گہری ہوتی ہیں اور ان کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے اس لئے رذائل باطنہ میں عام طور پر حب دنیا کے صرف یہی دو شعبے بتائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ شہوات دنیا اس لئے پیدا فرمائی ہیں کہ انسان انہیں جلا کر اللہ کے قرب کے درجات زیادہ سے زیادہ طے کرے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے دنیا میں ایندھن کی چیزیں یہ ایندھن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے بہت بڑی، پٹرول، گیس، کوئلہ حتی کہ کنڈے اور اپلے اتنی بڑی نعمتیں ہیں کہ ان پر انسان کی زندگی کا نظام موقوف ہے ان کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسلحہ سازی، ہر قسم کی گاڑیاں، ہر قسم کے کارخانے اور کھانے پکانے کی چیزیں یہ سب نظام اللہ نے ایندھن سے ہی وابستہ کر دیا ہے۔ ایندھن کی منفعت اور اہمیت کو سوچ کر اگر کوئی احمق ایندھن کی چیزوں پٹرول، گیس، کوئلہ وغیرہ کو کھانا شروع کر دے تو وہ ہلاک ہو جائے گا اس احمق نے نعمت اور رحمت کو اپنے لئے زحمت اور عذاب بنا لیا بالکل یہی حال شہوات دنیا کا ہے انہیں اعد

(٥٩) دل کو طمع سے پاک کرنا:

ایک بار حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے پاس ڈاک کا ایک لفافہ آیا جس پر مہر لگی ہوئی نہیں تھی، آپ نے اہل مجلس کو دکھایا اور فرمایا کہ اگرچہ میں اسے استعمال کر سکتا ہوں کیونکہ یہ لفافہ تو چند پیسوں کا ہے جب کہ ہمارے تو ہزاروں روپے حکومت کے پاس ہیں، حکومت غلط ٹیکس لے وہ وصول کرتی ہے، اس کے باوجود میں اسے استعمال نہیں کروں گا کیونکہ اس طرح عادت بگڑ جاتی ہے اور دل خراب ہو جاتا ہے۔ یہ فرما کر سب کے سامنے وہ لفافہ پھاڑ کر ضائع کر دیا۔

(٦٠) ہدیہ وغیرہ قبول کرنے کی شرط:

کسی سے ہدیہ قبول کرنا یا دعوت قبول کرنا یا عاریت قبول کرنا یا خدمت لینا یہ چاروں چیزیں ایک ہی زمرے میں داخل ہیں۔ اگر کوئی ان میں سے کوئی چیز پیش کرے تو اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس پر غور کریں کہ یہ اپنا تعلق بڑھا کر کبھی آپ سے کوئی ناجائز یا نامناسب کام لینے کی توقع تو نہیں رکھتا اگر ذرا سا بھی دور دور کا احتمال ہو کہ آپ کی خدمت کر کے وہ پھر کبھی آپ سے کوئی ناجائز کام کرنے کو کہے گا ناجائز تو دور کی بات ہے آپ سے کوئی نامناسب کام لینا چاہے گا تو اس سے قبول کرنا جائز نہیں، نہ خدمت قبول کرنا جائز، نہ ہدیہ لینا جائز، نہ عاریۃً کوئی چیز لینا جائز، نہ ہی اس کی دعوت قبول کرنا جائز، یہ ہو گیا نمبر ایک۔

نمبر دو یہ کہ اگر اس قسم کا احتمال نہ ہو پھر یہ دیکھنا ہے کہ اگر وہ آپ سے کوئی معتد بہ مادی استفادہ نہیں کر رہا خواہ وہ صالح ہو یا غیر صالح ہو بہر حال اس سے ان چاروں چیزوں میں سے کوئی چیز وہ خود پیش کرے تو اسے قبول کر لینا اس صورت میں شرعاً عقلاً طبعاً ناگوار تو نہ ہونا چاہئے جب وہ آپ سے کوئی احسان نہیں لے رہا تو آپ اس کا

احسان اپنے سر لیوں لیں، وہ آپ کا احسان لے کہ آپ سے کچھ دینی استفادہ کرے پھر آپ بھی اس کا احسان قبول کریں تو ایسی صورت میں کچھ حرج نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بھی کوئی ایک مسئلہ پوچھ لیا اگر وہ آپ سے معتد بہا دینی استفادہ نہیں کر رہا تو اس سے بھی اس قسم کی کوئی چیز قبول کرنا شرعاً عقلاً طبعاً ناگوار تو ہو مگر گنجائش ہے۔ اگر کوئی ایسے پیچھے پڑے اور یہ خیال ہو کہ چلئے شاید یہ کچھ دیندار بن جائے تھوڑی سی رعایت کر دیں تو ناگواری کے ساتھ قبول کر سکتے ہیں طیب خاطر سے نہیں، دل چاہے قبول نہ کروں اس کے باوجود قبول کرنے کی گنجائش ہے۔

تیسرا قید یہ کہ دینی استفادہ بھی معتد بہا کر رہا ہو ایسے شخص کی کوئی چیز اس صورت میں قبول کی جائے کہ وہ چیز اس کی اپنی ہو، بیوی شوہر کے مال سے کرے، بیٹا اپنے ابا کے مال سے کرے، ابا اپنے بیٹوں کے مال سے کرے تو اسے قبول کرنے کی گنجائش نہیں کیونکہ وہ دوسرے کا مال ہے۔ کبھی بیوی کسی کی معتقدہ ہوتی ہے لیکن شوہر معتقد نہیں ہوتا وہ شوہر کے مال سے کرتی ہے تو شوہر ناراض ہوتا ہے، اسی طرح بیٹا کسی کا شاگرد ہے مگر ابا شاگرد نہیں اور مال ہے ابا کا تو بیٹا ابا کے مال سے عاریۃً دے یا ہدیہ دے کسی بھی طریقے سے دے تو وہ بھی صحیح نہیں کیونکہ مال اس کا اپنا نہیں۔

(۶۱) میلینیم کی وجہ تسمیہ:

مجھے یہ فیوم "میلینیم تحریک" اپشد تھا مگر بعد میں اس کی وجہ تسمیہ معلوم ہوئی کہ یہ اس کی یادگار ہے کہ عیسوی سال کے دو ہزار سال پورے ہونے کے بعد تیسرا ہزار شروع ہوا ہے۔ جب کہ عیسوی سال کی ابتداء اس وقت سے شمار کی جاتی ہے جب عیسائیوں اور یہودیوں دونوں کے عقیدہ باطلہ کے مطابق یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ سولی چڑھا دیا تھا چونکہ عیسوی سال کی بنیاد اس عقیدہ کفریہ پر ہے اس لئے میں نے اسے استعمال کرنا چھوڑ دیا۔ عیسوی تقویم کے سن کی طرح اس کے

جینوں اور دنوں کے نام بھی کفریہ اور شرکیہ عقائد پر مبنی ہیں، اس کی تفصیل وعظ "عسائیت پسند مسلمان" میں دیکھیں۔

(۶۲) کفر پسند مسلمان:

آج کے مسلمانوں نے عام حالات زندگی میں تو نصاریٰ اور یہود و ہنود کے طور و طریق اختیار کر ہی رکھے ہیں اس سے بڑھ کر سلام کہنے کے اسلامی طریقے کو چھوڑ کر کفار و مشرکین کے طریقوں پر عمل کر رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بہت سخت وعید سنائی ہے فرمایا کہ یہ لوگ ہم میں سے نہیں:

﴿عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع و تسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالکف رواہ الترمذی وقال اسنادہ ضعیف﴾

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی غیر قوم سے تشبہ کرے گا وہ ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ سے تشبہ مت کرو، یہود انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاریٰ ہتھیلی کے اشارے سے سلام کرتے ہیں۔"

ہاتھ سے سلام کرنے کی بدعات رسم کی حقیقت اور اس مسئلے کی پوری تفصیل جواہر الرشید جلد نمبر ۶ ملفوظ نمبر ۲۰۸ میں دیکھیں۔ جامع ا۔ ہ

(۶۳) رمضان یا جمعہ کے دن مرنا باعث مغفرت نہیں:

عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ کا ڈنڈا تو ہے آخرت میں وہ تو جب مریں گے وہاں

پہنچیں گے تو پھر دیکھا جائے گا کیا ہوتا ہے ابھی تو مست رہو مست نافرمانیوں میں مست رہو ابھی تو کرتے رہو مزے پھر اگر کوئی رمضان میں یا جمعہ کے دن مر گیا تو کہتے ہیں بس مغفرت ہوگئی، یہ مسئلہ بھی سمجھ لیں، شامیہ میں نسفی سے نقل کیا ہے کہ کافر سے عذاب قبر جمعہ کے دن اور رمضان میں مرتفع ہو جاتا ہے بعد میں پھر لوٹ آتا ہے اور عاصی مؤمن سے ہمیشہ کے لئے مرتفع ہو جاتا ہے۔ میں نے بھی پہلے احسن الفتاویٰ میں یہ روایت نقل کر دی تھی بعد میں تحقیق سے ثابت ہوا کہ یہ نصوص قرآن و حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے اس لئے احسن الفتاویٰ میں اس کی تصحیح کر دی ہے البتہ اتنی بات ثابت ہے کہ جمعہ کی رات یا دن میں مرنے والے عاصی مؤمن کو صرف اس روز عذاب نہیں ہوتا۔

۶۳ جاہلوں کے اعتراض کا جواب:

مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی کے مہتمم مولانا محمد صادق صاحب بہت بڑے عالم تھے ایک بار ان کے پاس میرا جانا ہوا انہوں نے اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھائی فراغت کے بعد مروج طریقے کے مطابق ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگی جب فارغ ہوئے تو کوئی سندھی بوڑھا بولا:

”حضرت! آپ نے تین بار ہاتھ کیوں نہیں اٹھائے؟“

سندھ میں کئی علاقوں میں تین بار ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنے کی بدعت رائج تھی اس لئے اس نے اعتراض کیا کہ آپ نے تین بار ہاتھ کیوں نہیں اٹھائے۔ مولانا تھوڑی دیر سر جھکائے بالکل خاموش بیٹھے رہے پھر سر اٹھا کر بڑے عجیب انداز سے فرمایا:

"ارے بوڑھے میں تجھے کیا کہوں؟۔"

۶۵ اصلاح بدعت کی عجیب تدبیر:

ایک بار اندرون سندھ میں میرا جانا ہوا انہوں نے مجھے نماز پڑھانے کو کہا، کسی نے مصلی پر جانے سے پہلے مجھے بتا دیا کہ یہاں نماز کے بعد تین بار ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنے کی بدعت کا رواج ہے۔ میں نے کہا کہ اچھا میں دیکھ لوں گا، نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے اور سرًا دعاء شروع کردی بہت لمبی کی اتنی لمبی کہ بعض لوگ تھک کر اٹھ کر جانے شروع ہو گئے تو میں نے دعاء ختم کر کے لوگوں سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ یہاں تین بار دعاء مانگنے کا رواج ہے اگر آپ لوگوں کا خیال ہو تو میں بھی اس پر عمل کروں مگر دوسری دعاء پہلی سے زیادہ لمبی ہوگی اور تیسری اس سے بھی زیادہ لمبی اس لئے کہ کار خیر میں تو ترقی ہونی چاہئے ہر آئندہ عمل پہلے سے بہتر طریقے سے اور زیادہ دیر تک کرنا چاہئے اس لئے اگر آپ لوگ چاہیں تو میں دوسری دعاء شروع کر دوں؟ وہ کہنے لگے نہیں نہیں ایک ہی بار کافی ہے۔

۶۶ بلڈ پریشر معلوم کرنے کا آلہ:

مغربی ممالک کے سفر کے دوران امریکا میں مجھے کسی نے بلڈ پریشر دیکھنے کا جدید ترین آلہ دے دیا وہ یہاں آنے کے بعد سات سال تک ویسے ہی رکھا رہا میں نے اسے ایک بار بھی استعمال نہیں کیا ابھی چند روز پہلے خیال آیا کہ اگر اسے گھر میں اپنے رکھا رہنے دیا تو اگر میری حیات میں اس پر کسی کی نظر پڑ گئی ورنہ میرے مرنے کے بعد تو لوگ دیکھیں گے ہی تو انہیں کو خیال ہوگا کہ یہ بلڈ پریشر کا مریض تھا۔ اس لئے میں نے فوراً ایک ڈاکٹر صاحب کو بلوا کر ان کے حوالے کر دیا۔ میرے اللہ نے مجھے جس مرض سے بہت دور رکھا ہے میں اپنے کسی عمل سے کیوں ظاہر کروں کہ مجھے یہ مرض

ہے، یہ نعمت کی ناشکری ہے۔

(۶۷) مسلمانوں کا جہاد سے بعد:

میں نے دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوکر حیدرآباد سندھ کے قریب جامعہ مدینۃ العلوم بھینڈو میں تدریس کے ساتھ طلبہ کو تربیت جہاد بھی دینے لگا، قصبے سے باہر جہاد کی مشقیں کرتے تھے قصبے کے لوگ یہ منظر دیکھ کر بہت تعجب سے کہتے تھے کہ مولوی بڑی بڑی داڑھیوں کے ساتھ اچھل کود رہے ہیں اتنی سیدھی چھلانگیں لگارہے ہیں۔ میں نے ان کی اس جہالت کا مولانا محمد صادق صاحب مہتمم مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی سے تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا:

"داڑھی کا وزن تو ایک چھٹانک بھی نہیں ان لوگوں کو داڑھی کا اتنا سا وزن اٹھا کر چھلانگیں لگانے پر کیوں تعجب ہورہا ہے۔"

(۶۸) نسخہ روشن دماغ:

حضرت عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آخر عمر میں ایک سیاسی جماعت بنائی تھی "جمنا نربدا سندھ ساگر پارٹی" اس وقت آپ پیر جھنڈو ضلع حیدرآباد سندھ میں مقیم تھے ایک بار آپ نے اپنی پارٹی کا اجلاس بلوایا، میری عمر اس وقت سولہ سال تھی چونکہ وہ مجھے بہت ذہین اور ہوشیار و ہونہار سمجھ کر میری بہت رعایت فرماتے تھے اس لئے میں بھی ان کے خصوصی اجلاس میں جا بیٹھا۔ پارٹی کا منشور سنایا جارہا تھا ارکان میں سے ایک بہت بوڑھے مولوی صاحب نے کسی بات کے بارے میں کہا کہ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک تھپڑ لگادوں تو سمجھ میں آجائے گی۔

(۶۹) سونے کا کڑا:

حضرت اقدس کبھی بغرض امتحان طلبہ سے کچھ پوچھتے ہیں جب وہ سب خاموش

رہتے ہیں تو آپ لبوں پر دلکش مسکراہٹ کے ساتھ فرماتے ہیں:

﴿ھم کالحلقة المفرغة لا یدری این طرفھا﴾

"وہ ڈھالے ہوئے کڑے کی طرح ہیں معلوم نہیں کہ اس کی ابتداء و انتہاء کہاں ہیں۔"

ایک عورت کے کئی بیٹے تھے اس سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بہتر کون ہے؟ اس نے پہلے ایک کا نام لیا پھر دوسرے کا پھر تیسرے کا ایسے ہی سب کے نام لینے لگی پھر کہنے لگی:

﴿ھم کالحلقة المفرغة لا یدری این طرفھا﴾

۷۰ دلیل بے اعتمادی:

اکابر کے سامنے اپنی کسی قول یا عمل کی تاویلات کے ذریعہ صفائی پیش کرنا بہت بڑی غلطی ان کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے اس لئے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے بڑے کو بے وقوف یا بے دین سمجھتا ہے اس کے خیال میں اس کی جس غلطی پر بڑا تنبیہ کر رہا ہے وہ ایسا بے وقوف ہے کہ سمجھتا نہیں یا ایسا بے دین ہے کہ سمجھنے کے باوجود اس پر ظلم کر رہا ہے۔ مولانا محمد صادق مہتمم مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی کسی طالب علم کو تنبیہ فرمارہے تھے وہ مختلف تاویلات کر رہا تھا۔ ایک تاویل کی تو مولانا نے فرمایا کہ یہ تو اس کی دلیل ہے کہ تمہیں میری فہم اور دیانت پر اعتماد نہیں تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں تمہارے حالات کو نہیں سمجھ رہا یا جان بوجھ کر تم پر الزام لگا رہا ہوں۔ اس نے پھر کوئی تاویل کی مولانا نے پھر وہی جواب دیا کہ میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں۔ اس نے پھر کوئی تاویل کی مولانا نے پھر وہی جواب دیا ایسے وہ بار بار تاویلیں کرتا رہا اور ہر بار مولانا کا وہی جواب رہا۔

۷۱ نئی تہذیب کی ہر چیز الٹی:

میں ایک بار حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں حاضر تھا، ایک آلو انگریزی وضع قطع کوٹ پتلون میں ملبوس آیا اس نے کھڑے کھڑے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک پرچہ دینا چاہا تو آپ نے اسے تنبیہ فرمائی کہ یہ کون سا طریقہ ہے پرچہ پکڑانے کا، شریعت میں ادب تو یہ ہے کہ بیٹھ کر بات کی جائے لیکن نئی تہذیب کی ہر چیز الٹی ہے بیٹھ کر بات کرنے کی بجائے کھڑے ہو کر بات کرنے کو ادب قرار دے دیا۔ "اغنیاء" کا اوپر کا نقطہ نیچے سرکا دیا جائے تو "اغبیاء" بن جاتے ہیں۔ پھر اس سے فرمایا کہ جاؤ اتنے منٹ مسجد میں بیٹھ کر آؤ۔ (وہاں تنبیہ کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ چند منٹ مسجد میں بٹھاتے تھے) وہ مسجد میں وقت گزار کر دوبارہ خدمت میں حاضر ہوا تو بیٹھ کر کاغذ سامنے تپائی پر رکھنے کی بجائے ہاتھ میں پکڑانے لگا تو فرمایا کہ دیکھ رہے ہو میں کام میں مشغول ہوں پھر بھی پرچہ ہاتھ میں پکڑا رہے ہو سامنے کیوں نہیں رکھ دیا؟ پھر اتنی دیر مسجد میں بیٹھ کر آؤ۔ تیسری بار اسے خود آنے کی ہمت نہ ہوئی مولانا شبیر علی صاحب کو پرچہ دیا کہ یہ فتویٰ ہے اس پر حضرت کے دستخط لینے ہیں آپ کروا دیں۔

۷۲ مجاہدین کے استقبال پر:

اسفار جہاد میں جب مجاہدین حضرت اقدس کا بہت پرجوش استقبال کرتے ہیں، توپوں، گرینیڈوں، اور فائرنگ سے ایسا استقبال کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے صدر اور وزیر اعظم نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔ حضرت اقدس یہ منظر دیکھ کر فرماتے ہیں:

"میرے خیال میں بار بار اس ایرانی کا قصہ آ رہا ہے جو ہندوستان کی سیر کو گیا تھا۔"

عرضِ جامع:

ایران سے ایک شخص ہندوستان کی سیر و تفریح کے لئے آیا اس نے دیکھا کہ ایک دوکان پر مٹھائیاں اور حلوے وغیرہ خوب سجا بنا کر رکھے ہوئے ہیں دوکاندار سے پوچھا کہ آپ انہیں کھاتے کیوں نہیں؟ آخر یہ مٹھائی ایسے ہی پڑی ہوئی ہے۔ دوکاندار نے کہا کہ یہ تو دوسروں کے کھانے کے لئے ہے اگر میں خود کھاؤں گا تو نقصان ہوگا۔ ایرانی کہنے لگا کہ اچھا پھر تو یہ مٹھائی ہمارے لئے ہوئی۔ دوکاندار نے کہا جی ہاں آپ کے لئے ہے۔ چنانچہ اس ایرانی نے خوب سیر ہو کر مٹھائی کھائی جب جانے لگا تو دوکاندار نے پیسے مانگے ایرانی کہنے لگا کہ تم نے ہی تو کہا تھا کہ یہ مٹھائی تمہارے لئے ہے اگر میں کھاؤں گا تو نقصان ہوگا۔ دوکاندار نے اسے پکڑ کر تھانے دار کے سپرد کر دیا۔ تھانے دار نے سوچا کہ بیرون ملک سے آیا ہے اسے حوالات میں بند کرنا اور زیادہ سزا دینا مناسب نہیں۔ تھوڑی سی تذلیل کر کے چھوڑ دیا جائے۔ تھانے دار نے اس کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر دیا اور پیچھے بچوں کی فوج لگا دی کہ وہ اسے خوب چھیڑیں اور ذلیل کریں اس کے پیچھے ڈھولکی بجاتے اور جلوس نکالتے چلے جائیں۔ چنانچہ بچوں نے خوب نعرے لگائے اور خوب جلوس نکالا۔ جب وہ اپنے وطن پہنچا تو دوست احباب جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ بتاؤ ہندوستان کیسا ملک ہے؟ تو کیا فرماتے ہیں:

"ہندوستان خوب ملک است، حلوا خوردن مفت است، نقارہ مفت است، سواری خر مفت است، فوج طفلان مفت است، دُم دُم مفت است، ہندوستان خوب ملک است۔"

"ہندوستان بہت اچھا ملک ہے، حلوا مفت، نقارہ، "میک اپ کرنے کا پاؤڈر" مفت، گدھے کی سواری مفت، لونڈوں کی فوج مفت، نقارہ مفت، ہندوستان خوب ملک ہے۔"

یہ بزرگوں کی شان ہے کہ وہ باطن کو رذائل سے پاک وصاف رکھنے کے لئے اپنے اپنے قصے سوچ کر اپنا احتساب کرتے رہتے ہیں۔

(۷۳) تقریظ لکھنے کی درخواست پر:

کسی عالم نے کتاب لکھی جس کے سرورق پر ان کے بڑے بڑے مناصب چھپے ہوئے ہیں انہوں نے وہ کتاب بغرض تقریظ حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجی جس پیڈ پر تقریظ کی درخواست لکھی اس پر بھی وہی بڑے بڑے مناصب چھپے ہوئے ہیں حضرت اقدس نے فرمایا:

"انہیں انوار الرشید سے تقریظ کے بارے میں جو میری تحریر ہے وہ بھیج دیں۔"

عملہ میں سے ایک عالم نے پوچھا کہ اس کتاب کو کیا کریں؟ حضرت اقدس نے فرمایا:

"یہ آپ کو ہدیہ ہے، میں جو ایسی کتابیں کسی کو ہدیہ دے دیتا ہوں اس سے یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے اور پڑھے بلکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسے ٹھکانے لگائے۔ لوگ جو اس قسم کے بوجھ مجھ پر ڈال دیتے ہیں آپ اس میں مجھ سے تعاون کریں۔ مشائخ عرب میں سے کوئی بہت بڑے عالم اپنے علمی سلسلے کی اشاعت کے لئے مجھے بار بار لکھتے رہے جب ان کا مقصد پورا نہ ہوا تو لکھا کہ میں اس سلسلے میں یہ آخری خط لکھ رہا ہوں اگر یہ بھی قبول نہیں تو اسے تنور میں جلا دیں۔"

(۷۴) تعزیتی مضمون لکھنے کی درخواست پر:

ایک مشہور جامعہ سے ایک بڑے عالم منسلک تھے ان کے انتقال پر جامعہ والوں

نے ان کے حالات شائع کرنے کے لئے اپنے ماہنامہ کا ایک خاص نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا اس کے لئے حضرت اقدس کو بھی مضمون لکھنے کی درخواست بھیجی حضرت اقدس نے فرمایا:

"انہیں رسالہ تنبیہات سے تحریر "وصیت کا پیغام علماء امت کے نام" بھیج دیں۔"

۷۵ چڑیوں سے سبق:

میرے کمرے کے دروازے کی کھڑکیاں گرمیوں میں اے سی کی وجہ سے ہر وقت بند رہتے ہیں، بیرونی کھڑکی کی باہر کی جانب چڑیاں گھونسلا بنا لیتی ہیں جسے صفائی کرنے والے نکال کر پھینک دیتے ہیں وہ پھر بنا لیتی ہیں یہ پھر پھینک دیتے ہیں یہی سلسلہ کئی دنوں تک مسلسل جاری رہتا ہے، چڑیوں میں اتنا شعور نہیں کہ وہ اپنا وقت اور محنت ضائع کر رہی ہیں انہیں محنت سے بچانے کے لئے ایسی تدابیر بھی اختیار کی گئیں کہ یہاں گھونسلا نہ بنا سکیں مگر کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو اپنے دین کے خدمات کے لئے منتخب فرمالیا ہے انہیں عدم قبول کے خطرہ سے غافل نہیں ہونا چاہئے چڑیوں کے اس عمل سے سبق لینا چاہئے کہ کہیں ان کا حال بھی تو یوں ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو دین کے کام لے رہے ہیں اپنی کسی غلطی سے انہیں ضائع تو نہیں کر رہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؟

﴿ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا﴾ ۱۶-۹۲

"ایسی پاگل عورت کی طرح مت ہو جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد اسے توڑ دیا۔"

۷۶ مسجد کا احترام:

ایک بار مؤذن صاحب نے ایک چھوٹے سے زینے میں حضرت اقدس کی خدمت

حضرت اقدس نے دیکھ کر فرمایا:

"میں تو سمجھتا تھا کہ اصطلاح میں میں منفرد ہوں مگر اب معلوم ہوا کہ اس میں کوئی اور بھی شریک ہے ممکن ہے کہ انہوں نے میری ہی کسی تقریر یا تحریر سے لیا ہو ورنہ ماشاء اللہ بہت اچھا تو اور ہے۔"

۷۹ مواقع ابتلاء سے بچنے کا اہتمام:

اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے گناہوں کے مواقع میں ابتلاء سے کسی کی حفاظت فرمائی ہو تو وہ اللہ کی اس رحمت کو دیکھ کر ایسی جرأت ہرگز نہ کرے کہ قصداً مواقع ابتلاء سے بچنے کی کوشش نہ کرے ایسی جرأت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دستگیری ختم ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اس کے نفس کے حوالے کر دیتے ہیں۔

۸۰ میرے بچے:

عشاء کی نماز کے بعد کچھ طلبہ مکان کی صفائی کے لئے آتے ہیں انہیں کچھ کھلانے پلانے کا بھی دستور ہے آج گھر والوں نے کہا کہ میں نے ان کے لئے فرج سے آم نکالے تو ان میں کچھ خراب نکلے اس لئے یہ انہیں نہ دئے جائیں انہیں خیال ہوگا کہ ہمیں خراب آم دے دئے۔ میں نے کہا یہ تو ہمارے بچے ہیں کھلائیں گے تو بھی انہی کو اور پھنکوائیں گے تو بھی انہی سے اس لئے نکال کر باہر رکھ دو۔ پھر جب طلبہ آئے تو میں نے انہیں بھی پورا مکالمہ سنا دیا، یہ مکالمہ سن کر وہ بہت خوش ہوئے۔

۸۱ آسیب کا علاج:

یہاں جب کوئی آسیب کے علاج کے لئے آتا ہے تو اسے تعویذ کے ساتھ دو کتابیں پڑھنے کی بھی ہدایت کی جاتی ہے۔ ایک "آسیب کا علاج" اور دوسری "بہ

"پریشانی کا علاج" پھر جب بھی کوئی دوبارہ آکر بتاتا ہے کہ اس علاج سے فائدہ نہیں ہوا تو اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ کتابوں کا صرف پڑھ لینا کافی نہیں ان کے مطابق عمل بھی کریں واقعۃً صحیح معنی میں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کے بعد بھی خدانخواستہ فائدہ نہ ہو تو ان مواعظ میں یہ ہدایت بھی تو ہے کہ مصیبت پر جو اجر ملے گا اس پر نظر کرکے صبر کریں۔

۸۲ نام کے ساتھ نسبت لگانا:

عرض: حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ بعض کتابوں میں "تھانوی حنفی چشتی صابری امدادی" وغیرہ لکھا ہوا ہے حالانکہ حضرت اقدس ایسے القاب سے منع فرماتے ہیں۔

ارشاد: حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہیں اپنی تصانیف میں خود اس سے منع فرمایا ہے۔ حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مذاہب اربعہ میں سے اور سلاسل اربعہ میں سے اور کسی وطن یا خاندان کی طرف نسبت ضرورت امتیاز کے لئے صحیح ہے مگر بلا ضرورت بزرگوں کی طرف نسبت باعث افتخار و تشبّع ہے۔

۸۳ "باب العبر" کی اہمیت:

مجھے "باب العبر" کے واقعات سننے سے بہت فائدہ ہوتا ہے توجہ الی اللہ میں غیر معمولی ترقی ہوتی ہے جب تک یہ واقعات سنتا رہتا ہوں اس وقت تک مسلسل یہ دو دعائیں جاری رہتی ہیں:

۱ ﴿لا حول ولا قوۃ الا باللہ﴾

۲ ﴿وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب﴾

اور ساتھ ساتھ اپنے رب کریم کا اتنا بڑا کرم دیکھ کر اتنا خوش ہوتا ہوں کہ دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور ادائے شکر کے لئے دل و زبان پر بار بار الحمد للہ جاری رہتا ہے ۔

تصور عرش پر ہے وقف سجدہ ہے جبیں میری
مرا اب پوچھنا کیا ہے فلک میرا زمیں میری

نہیں ہوتا ادائے حق نعمت کچھ نہیں ہوتا
اگرچہ دل ہے وقف سجدہ شکرانہ برسوں سے

اللہ تعالیٰ قلباً قولاً عملاً زیادہ سے زیادہ شکر نعمت عطاء فرمائیں۔ اب مجھے خیال ہو رہا ہے کہ میں "باب العبر" کے مطالعہ کو اپنے روزانہ کے معمولات میں داخل کر لوں۔

(۸۳) یادگار جہاد سے محبت:

میرے کمرے میں ایک جوتا رکھا ہے جو میں کبھی جہاد کی مشق یعنی شوٹ وغیرہ کے وقت "ھل من مبارز" کے نعرے لگاتے ہوئے میدان میں کودنے کے وقت پہنتا تھا، کئی سال سے یہ معمول چھوٹ گیا، اسّی سال عمر ہو چکی ہے، سو کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ اس جوتے کو نکال دوں یہاں بلا ضرورت کیوں رکھا ہے۔ کل ہی خیال میں آیا کہ یہ جہاد کی بہت بڑی یادگار ہے اسے ہرگز نہیں نکالنا چاہئے۔ آج میں نے بعض طلبہ کے امتحان کے لئے پوچھا کہ کیا خیال ہے اس جوتے کو نکال دیا جائے یا نہیں؟ میں نے انہیں اپنی رائے نہیں بتائی بحمد اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک نے بالکل وہی جواب دیا جو میرے ذہن میں تھا دل خوش ہو گیا میں نے انہیں بہت شاباش دی اور وقت پر موجود طلبہ سے کہہ دیا کہ اس بات کی اشاعت کریں اور اگر میں کبھی بھول جاؤں یہ جوتا بے خیالی میں نکالنے لگوں تو یاد دلا دیں۔ یہ ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھنے والوں کو جہاد کا سبق دیتا رہے گا۔

اور میرے لئے صدقہ جاریہ۔

(۸۵) بشریت میں تاویل:

عرض: حضرت فرماتے ہیں کہ بشریت میں تاویل ھاثبت من الدین ضرورۃ کے خلاف ہے لہٰذا متاول بھی زندیق ہے حالانکہ احمد رضا خان نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صورۃً بشر تھے یعنی اس نے تاویل کی ہے اس کے باوجود اکابر نے اس کی تکفیر نہیں کی۔

ارشاد: ❶ یہ ان اکابر کی رائے ہوگی ورنہ دلائل سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بشریت میں متاول زندیق ہے۔

❷ اکابر نے اگرچہ نام لے کر تکفیر نہیں فرمائی مگر یہ قاعدہ جو میں نے بیان کیا اکابر ہی نے ذکر کیا ہے۔ (تکفیر بریلویت کے بارے میں اسی جلد کے ملفوظ نمبر ۳۸ میں تفصیل گزر چکی ہے۔ جامع)۔

(۸۶) جہاد افضل یا ذکر؟:

بعض احادیث میں جو ذکر کو جہاد سے افضل کہا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کیفیت کے ساتھ تھوڑی سی عبادت کیت کے اعتبار سے کی جانے والی عبادات کثیرہ سے بڑھ کر ہے۔ چونکہ ذکر اللہ سے تعلق مع اللہ میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے ایسا شخص جو ذکر اللہ کرتا ہو اس کے جہاد میں جو کیفیت ہوگی وہ اس شخص کے جہاد میں نہیں ہو سکتی جو ذکر اللہ نہ کرتا ہو۔ اس اعتبار سے ذکر اللہ افضل ہے۔

عرض: اگر ایک شخص ذکر بالکل نہ کرتا ہو مگر جہاد کرتا ہو جب کہ دوسرا شخص ذکر کرتا ہے جہاد نہیں کرتا تو اس صورت میں کیا کہا جائے گا؟

ارشاد: اس کا ذکر اس سے جہاد کروائے گا، یہ ذکر کا خاصہ ہے، ذکر اللہ عبادات کے لئے محرک ہے، یہی وجہ ہے کہ ذاکری افضل ہے (آج کل عبادات ادا کرنے کے باوجود لوگوں کے گناہ کیوں نہیں چھوٹتے اس کی تفصیل وعظ "محبت الٰہیہ" میں دیکھی جائے)۔

۸۷ مفتی ذکر اللہ زیادہ کریں:

ایک استفتاء کے جواب میں دار الافتاء کے مفتیان کرام کی رائے میں اختلاف ہو گیا۔ فریقین نے اپنی اپنی رائے لکھ کر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کی تو حضرت اقدس نے فرمایا:

"دونوں غلط ہیں۔ بھائی ذکر و فکر زیادہ کرو۔ ذکر و فکر زیادہ نہیں کرتے اس لئے ایسی بڑی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔"

۸۸ احاطہ مصارف اور شرط تعاون:

کوئی مولانا صاحب حلقہ میں آئے پہلے کسی نے ان کے بہت بڑے منصب کا تعارف کروایا پھر انہوں نے ایک پرچہ دیا جس میں لکھا تھا کہ میں نے فارسی میں تفسیر لکھی ہے دس جلدیں ہو گئی ہیں مزید لکھوں گا اس کے لئے کمپیوٹر کی ضرورت ہے دلوا دیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا:

"یہاں کے مصارف مختص ہیں ان کا احاطہ میں نے کھینچ رکھا ہے، رقوم دینے والوں کی بھی یہی شرط ہے کہ انہی مصارف پر خرچ کی جائیں۔ اس لئے ان مصارف سے ہٹ کر کہیں خرچ کرنا جائز نہیں، وہ مصارف یہ ہیں:

❶ جہاد۔

❷ ہمارے ادارے سے ہونے والی دینی خدمات۔"

دوسری بات یہ کہ کسی علمی کام میں کسی قسم کا تعاون کرنے کا جواز اس پر موقوف ہے کہ اس کام کی صحت ونافعیت کا پورا یقین، کسی کتاب کو مکمل طور پر بالاستیعاب حرفاً حرفاً پورے غور سے دیکھے بغیر اس کی صحت و نافعیت کا یقین نہیں ہو سکتا، اپنے ضروری مشاغل چھوڑ کر ایسی کتاب پر اس قدر محنت اور اتنا قیمتی وقت صرف کرنے کا کیا جواز۔

(۸۹) صحبت کا اثر:

ایک مولانا صاحب کا دارالافتاء میں اس سال مستقل تقرر ہوا ہے یوں وہ حضرت والا کے پرانے لوگوں میں سے ہیں، بعض اوقات حضرت اقدس حدثا، سے کچھ دریافت فرماتے ہیں تو یہ مولانا صاحب کبھی کبھی ٹھیک جواب دے دیتے ہیں۔ آج حضرت نے ان کے بارے میں فرمایا:

"یہ بچپن میں کبھی کبھی یہاں آتے تھے، یہ اسی کا اثر ہے۔"

(۹۰) خشکی اور چائے:

کراچی کے حکیم اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کراچی کی ہوا سمندری ہونے کی وجہ سے مرطوب ہے اس لئے یہاں چائے زیادہ پینی چاہئے، چائے خشکی پیدا کرتی ہے یوں توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کہ اگر یہاں سمندر ہے تو ساتھ ہی ساتھ ریت بھی تو کتنی ہے۔ ہمارے ہاں ہوا میں نمی کی پیمائش کرنے کا آلہ لگا ہوا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ ہوا میں اکثر خشکی کا تناسب زیادہ رہتا ہے۔

(۹۱) مصنوعات پر لکھی ہوئی ہدایات:

عام لوگ جب کوئی چیز لاتے ہیں تو اس کے ڈبوں وغیرہ پر لکھی ہوئی ہدایات اور طریقہ استعمال وغیرہ پڑھنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے جس کے نتیجے میں وہ چیزیں چند دنوں میں خراب ہو جاتی ہیں میرا ادائی کا معمول ہے کہ کوئی بھی چیز خواہ وہ غذا ہو یا دواء یا کوئی آلہ اس کے بارے میں لکھی ہوئی ہدایات کو بغور دیکھتا ہوں۔ ایسی بظاہر معمولی معمولی باتوں کا لحاظ رکھنے کا نتیجہ ہے کہ میرے پاس کوئی چیز دسیوں سال بھی رہے تو پرانی نہیں ہوتی۔

(۹۲) عمامہ کا احترام:

حضرت اقدس کے کمرے میں نماز کی چوکی پر قالین کے اوپر سجدے کی جگہ ایک تولیہ رکھا رہتا ہے تاکہ سجدے کی جگہ میلی نہ ہو اور بوقت سجدہ قالین کی بو بھی نہ آئے۔ قریب رکھی ہوئی چارپائی کے تکئے پر حضرت اقدس کا عمامہ رکھا ہوا تھا، ایک بار کمرے کی صفائی کرنے والے خادم نے نماز کی چوکی سے تولئے کو اٹھا کر اسی تکئے پر رکھ دیا تو اس کا تھوڑا سا حصہ عمامہ کے شملے پر چلا گیا، حضرت اقدس نے فرمایا کپڑا شملے کے اوپر نہ رکھا کریں اس میں عمامہ کا احترام بھی ہے اور اس کی استری کی حفاظت بھی۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت اقدس کی عام نظافت کے مطابق یہ تولیہ بھی بہت صاف ستھرا رہتا ہے۔

(۹۳) تالاب میں تیراکی:

متخصصین کو تیراکی سیکھنے کا شوق ہے انہوں نے لکھ کر دیا ہے کہ ہم جامعہ کے تالاب میں روزانہ پابندی سے تیراکی سیکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہ نہیں پتا کہ تالاب میں کوئی

تیراکی سیکھی جاتی ہے، تالاب میں تو مینڈک بلکہ مینڈکیاں تیرتی ہیں، تیراکی تو دریاؤں یا بڑی بڑی نہروں میں کی جاتی ہے، چلیں یہ لوگ تالاب ہی میں تیرلیں تو غنیمت ہے

حکا

کوشش بیہودہ ہے از خفگی

چالیس دن بعد حیدر آباد کے قریب دریائے سندھ کنارے لے جاؤں گا ایک طرف سے دھکا دوں گا تو دوسری طرف سے نکلنا ہوگا۔ ایک خادم نے عرض کیا کہ اگر نکل ہی نہ سکے؟ تو حضرت اقدس نے فرمایا پھر تو اور اچھا ہے ۔

عبث ہے جستجو بحر محبت کے کنارے کی
کہ اس میں ڈوب جانا ہی ہے اے دل پار ہو جانا

بحر پست بحر عشق کہ ہیچش کنارہ نیست
وزینجا جز نکہ جان بسپار اند چارہ نیست

(۹۳) نومولود کے بال مونڈنا:

ایک شخص نے عرض کیا کہ آج اپنی نومولود بچی کے بال مونڈنے ہیں ہم نے ہمیشہ یہی سنا ہے کہ بالوں کے برابر چاندی صدقہ کردینی چاہئے اور بال سمندر یا دریا میں بہا دینے چاہئیں، حضرت اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد: سمندر یا دریا پر کہاں جائیں گے کسی بھی زمین میں دفن کر دیں رہا صدقہ تو اندازے سے بالوں کے وزن سے کچھ زیادہ ہی نقد صدقہ کر دیں، یہ کام بھی کوئی فرض، واجب نہیں محض مستحب ہیں۔

۹۵ جواہر الرشید پڑھا کریں:

فرمایا: جواہر الرشید روزانہ بلاناغہ پڑھا کریں خواہ ایک ہی ملفوظ پڑھیں لیکن روزانہ پابندی سے پڑھیں۔ ایک طالب علم سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا روزانہ تو نہیں کبھی کبھی پڑھتا ہوں اور اگلی پچھلی کسریں نکال لیتا ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ کھانا بھی روزانہ کھانے کی بجائے ہفتے یا مہینے میں اکٹھا کھا لیا کریں۔

۹۶ نماز میں کرتا ٹھیک نہیں:

عرض: میں نے کئی بار مشاہدہ کیا ہے کہ حضرت رکوع اور سجدے سے اٹھتے ہوئے کرتا مبارک درست فرماتے ہیں، کافی مرتبہ دیکھنے کے بعد لکھ رہا ہوں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ مشاہدہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

ارشاد: سجدے اور رکوع سے اٹھتے وقت بعض لوگ جب جھکنے کے بعد سیدھے ہوتے ہیں تو ازار بند باندھنے کے مقام سے اوپر کمر پر کرتے میں سلوٹ پڑجاتی ہے مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید میرے کرتے میں بھی سلوٹ نہ پڑ گئی ہو جسے دیکھ کر پیچھے کھڑے ہوئے نمازیوں کو طبعی ناگواری ہوگی اس لئے میں ایسے کرتا ہوں۔ ایذاء مسلم سے بچنے کے لئے ایسا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔ بعض لوگوں کی ٹی وی بہت کشادہ ہوتی ہے ان کا کرتا اس میں پھنس جاتا ہے بحمد اللہ یہاں یہ معاملہ تو نہیں تاہم کرتے میں سلوٹ پڑجانے کا احتمال رہتا ہے۔ (حضرت اقدس کے شاگرد آپ کی ہر ادا سے ہدایت حاصل کرنے کی نیت سے آپ کے ہر قول وفعل کا غور سے مشاہدہ کرتے ہیں بالخصوص حالت نماز میں آپ کے ایک ایک عمل کو بہت غور سے دیکھتے ہیں اس لئے سائل کو کرتا درست

کرنے کا احساس ہو گیا ورنہ آپ ایسے طلبے سے اشارے سے کرتا درست کرتے ہیں کہ سرسری نظر سے اس کا احساس نہیں ہو سکتا اسی لئے سائل نے اپنے مشاہدہ میں تردد ظاہر کیا ہے۔ جامع)

(۹۷) مغلوب المروۃ:

حضرت اقدس دامت برکاتہم کے بارے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت بہ سخت ہیں جب کہ حضرت اقدس دامت برکاتہم اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:

"جسے لوگ سختی کہتے ہیں وہ سختی نہیں درحقیقت تصلب ہے احکام شرعیہ کے مقابلے میں کسی کی رعایت نہیں کر سکتا، میں اتنا بہادر نہیں کہ اپنے اللہ کی نافرمانی کروں۔"

یہ حال تو احکام شرعیہ کے بارے میں ہے، اپنے ذاتی معاملات میں حضرت دوسروں کی بے انتہاء رعایت فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں "مغلوب المروۃ" ہوں۔ دوسروں کی دلجوئی کے لئے حضرت ان کی بعض ایسی باتیں بھی مان لیتے ہیں جو طبعاً حضرت پر بہت گراں گزرتی ہیں چنانچہ آج ایک ڈاکٹر صاحب نے ایک بڑے بزرگ سے تعلق کا واسطہ دے کر عرض کیا کہ حضرت ازراہ کرم میری یہ دواء صرف تین روز استعمال فرمالیں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔ باوجودیکہ حضرت اس دواء کو استعمال فرما چکے تھے اور بظاہر فائدے کی بجائے کچھ نقصان ہی محسوس ہوا تھا مگر حضرت نے محض ان کی دلجوئی کی خاطر ان کی درخواست قبول فرمالی۔

(۹۸) بچوں سے مزاح:

حضرت اقدس کو ایک خاص قسم کے قرآن مجید کی ضرورت تھی اس کی تلاش کے دوران جامعۃ الرشید کے ایک طالب علم نے اپنا قرآن مجید دکھانے کے لئے حضرت

اقدس کی خدمت میں بھیجا آپ نے اسے اپنی پسند کے مطابق پایا پھر حضرت اقدس نے مزید پسندیدگی اس طرح ظاہر فرمائی کہ اس کی جلد پر یہ آیت لکھی ہوئی ہے:

﴿فذکر بالقراٰن من یخاف وعید﴾ (۵۰-۴۵)

فرمایا کہ آج تک میں نے یہ آیت کسی بھی قرآن مجید کی جلد پر نہیں دیکھی، اس آیت میں ایک خاص ہدایت کی بات یہ ہے کہ قرآن مجید سے ہدایت اسی کو حاصل ہو سکتی ہے جس میں فکر آخرت ہو۔

پھر حفاظ العلماء سے دریافت فرمایا کہ اگر استاذ اپنے کسی شاگرد سے کوئی چیز غصب کر لے تو یہ جائز ہے یا اس میں اجر عظیم ہے؟ علماء خاموش رہے تو حضرت نے فرمایا کہ اس میں اجر عظیم ہے اس لئے میں یہ قرآن انہیں واپس نہیں دوں گا۔

پھر فرمایا کہ بچوں کا دل خوش کرنے کے لئے میں ان سے مزاح کی باتیں کرتا رہتا ہوں یہ بات بھی میں نے مزاحاً کہہ دی ہے۔ ان سے کہیں کہ مجھے ایسا قرآن مجید منگوا کر دیں جس کی قیمت میں اداء کروں گا۔ یہ طالب علم ماشاء اللہ اصول بھی ہیں اور اہل ثروت سے ہدیہ قبول کرنے میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے جس میں انہی کا فائدہ ہے۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ کو نواب حیدر آباد دکن نے اپنے گھر پر مدعو کیا۔ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین شرطیں لگائیں:

① کوئی ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔

② میرے ساتھ کھانے میں دوسرے لوگ شریک نہیں ہوں گے اور جو کھانا بچے گا وہ گھر واپس جائے گا دوسرے لوگ نہیں کھائیں گے۔

③ کوئی وقت خلوت میں ملاقات کے لئے متعین کریں گے تاکہ آپ سے اصلاح کے بارے میں کوئی بات کہنا چاہوں تو خلوت میں کہہ سکوں۔

نواب صاحب نے تینوں شرطیں قبول کر لیں، حضرت تشریف لے گئے انہوں نے حضرت سے اپنے کسی بچے کی بسم اللہ کروائی اس کے بعد نقدی اور دوسرا کچھ سامان بھی

پیش خدمت کیا اور یہ عذر پیش کیا کہ یہ ویسے ہدیہ نہیں ہے بلکہ جس سے بھی بسم اللہ کروائی جاتی ہے اسے کچھ دینے کا دستور ہے اسی کے مطابق میں نے یہ کچھ پیش کیا ہے۔ حضرت رحمہ اللہ نے قبول فرمالیا قبول فرما کر خلوت خانے میں رکھوادیا جب نواب صاحب معین وقت پر خلوت خانے میں آئے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اس بھری مجلس میں قبول نہ کرتا تو آپ کی بے عزتی ہوتی اور میری عزت اور قبول کرنے میں میری بے عزتی اور آپ کی عزت ہوتی، میں نے آپ کی عزت رکھنے کے لئے اس وقت قبول کرلیا اب یہاں کوئی دیکھنے والا نہیں اس لئے اصل قانون کے مطابق سب واپس۔

جب اس طالب علم کو حضرت اقدس کا یہ فیصلہ سنایا گیا تو اس نے کہا کہ میں بیروت سے ایسے تین قرآن مجید لایا تھا دو کسی کو دے دئے یہ اپنے لئے رکھ لیا اگر مجھے پہلے علم ہوتا تو سب سے پہلے میں حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کو اپنے لئے بہت بڑی سعادت سمجھتا اب حضرت اقدس براہ کرم قبول فرما کر بندے پر احسان فرمائیں۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی بہتر "طبع المدینۃ المنورۃ" بھجوادیا تو اس طالب علم کا قرآن واپس کردیا۔

﴿۹۹﴾ آزادی کا مطلب:

پاکستان بنانے سے مقصد تو یہ تھا کہ مسلمان ہندوؤں کی غلامی سے نجات پاکر آزادی سے اپنے اللہ کی عبادت کریں، اللہ تعالیٰ کے سب احکام پر مکمل طور پر پوری آزادی سے عمل کرسکیں، کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ لیکن انہوں نے پاکستان میں پہنچ کر اس مقصد کے بالکل برعکس اللہ تعالیٰ کی علانیہ بغاوتیں شروع کردیں اللہ تعالیٰ کے ایک ایک حکم کو توڑ رہے ہیں، مقصد تو یہ تھا کہ شیطان سے آزاد ہوکر رحمٰن سے جڑیں لیکن یہ رحمٰن سے آزاد ہوکر شیطان سے جڑ رہے ہیں، ان کی اولاد اور نئی پود کا تو کیا کہنا وہ دیندار

لوگ خود ہی باغی ہو رہے ہیں، جو خواتین ڈولی کے بغیر گھر سے باہر پاؤں نہ رکھتی تھیں ان کی اولاد تو بے حیائی میں انگلینڈ اور امریکا کو شرما رہی ہے لیکن خود ان کا اپنا بھی یہ حال ہے کہ جب چاہتی ہیں جہاں چاہتی ہیں نکل جاتی ہیں، شتر بے مہار کی طرح آزاد پھر رہی ہیں، ان کے رشتے دار مرد بھی اندھے ہو گئے ہیں ان دیوثوں کو بھی شرم نہیں آتی، غیرت کا جنازہ نکل گیا۔ حاصل یہ کہ میں پرانے زمانے کا بنیاد پرست مسلمان ہوں اور آج کے مسلمان نئے دور کے ترقی یافتہ وسیع النظر روشن دماغ، نئی روشنی کے دلدادہ جن کے خیال میں حیاء و غیرت بہت بڑی گالی ہے، ایسے میں انہیں کیسے سمجھاؤں ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

میں روتا اپنا روتا ہوں تو وہ ہنس ہنس کے سنتے ہیں
انہیں دل کی لگی اب دل لگی معلوم ہوتی ہے

دنیا و آخرت کی جہنم اور ذلت و رسوائی سے بچانے کے لئے چیخ رہا ہوں، چلا رہا ہوں مگر ؎

مری فریاد کی برچھی کسی دل میں نہیں گڑتی

اگر میری یہ فریاد اور چیخ و پکار کسی کے دل پر کچھ اثر کر رہی ہے تو ان ہدایات پر عمل کریں:

① میری کتاب ”اکرام مسلمات“ غور سے پڑھیں، بار بار پڑھیں، پڑھتے ہی رہیں اور اس میں دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔

② بہشتی زیور غور سے پڑھا کریں اور اس پر عمل کریں، بڑے درد کی بات ہے کہ بہشتی زیور پڑھنے پڑھانے والے اور اس سلسلے سے تعلق رکھنے والے لوگ اس کی

مخالفت کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دیں۔

③ کسی ایسے بزرگ سے اصلاحی تعلق قائم کریں جو حدود اللہ پر مضبوطی سے قائم ہوں زمانے کی رو میں بہنے والے نہ ہوں بلکہ زمانے کا رخ موڑنے کے حوصلے اور عزائم رکھتے ہوں، متعلقین کی کوتاہیوں اور غفلتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے ہوں اور انہیں ہر قسم کے منکرات وبدعات سے بچنے بچانے کی تاکید کرتے رہتے ہوں۔

④ جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور یہ حقیقت خوب سمجھ لیں، دلوں میں اتار لیں کہ مسلح جہاد کے بغیر کفر اور فسق وفجور سے بچنے کی کوئی صورت ممکن نہیں، قرآن و حدیث، اجماعِ اُمّت اور عقلِ سلیم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مسلح جہاد کے بغیر اللہ کے عذاب سے بچ نکلنا ناممکن، ناممکن، ناممکن۔

⑤ آخر میں نہایت ہی دردمندانہ وصیت کرتا ہوں کہ للہ! میری چیخ وپکار پر کان دھریں، میں تو اب عمر کے لحاظ سے رختِ سفر باندھنے والے مہمان کی طرح ہوں رخصت ہونے والے مہمان کی قدر کیجیے:

﴿اکرموا الضیف المرتحل﴾

اس سے جسمانی خدمات مراد نہیں، مقصد یہ ہے کہ میری بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دانند

جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

ایک بار امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے منبر پر چڑھ کر اہلِ اصلاح سے عوام کی بے اعتنائی اور غفلت پر بہت زبردست تنبیہ فرمائی اور یہ شعر پڑھا۔

المرء ما کان حیا یستھان بہ

و یعظم الرزء فیہ حین یفتقد

"انسان کی حیات میں اس کی قدر نہیں کی جاتی اور اس کے مرنے پر بہت زیادہ رنج وغم کیا جاتا ہے۔"

ذرا غور کیجئے کہ کسی کے مرنے کے بعد اس کے مناقب بیان کر کر کے اس پر واویلا کرنے سے کیا فائدہ، اگر واقعۃً کسی کے ساتھ عقیدہ و محبت ہے تو اس کی حیات میں اس سے ہدایت حاصل کر کے ان کے مطابق عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی کوشش کیجئے ان لمحات کو غنیمت سمجھئے۔

(۱۰۰) بیوی سے دور رہنے کے فسادات:

ایک لڑکے نے لکھا کہ میرے والد بارہ سال سے باہر ہیں ہم دس بھائی بہن ہیں میں اپنی ماں سے بدکاری کرتا ہوں، ماں بھی بہت خوش ہے، اب میں بہت شرمندہ ہوں گناہ سے بچنا چاہتا ہوں لیکن نفس و شیطان غالب آجاتے ہیں، کچھ عرصہ کے لئے جہاد کی تربیت کے لئے گیا، دینداری کی طرف مائل ہوا تو اس گناہ سے بچ گیا لیکن اب واپس آکر پھر اس گناہ میں مبتلا ہو گیا ہوں، سوچتا ہوں جہاد پر چلا جاؤں لیکن والد کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے لکھا کہ اگر کشمیر گئے تو گھر کو آگ لگادوں گا تیری ماں کو طلاق دے دوں گا، ایسی حالت میں میں کیا کروں؟ (جامع عرض کرتا ہے کہ اس لڑکے نے اپنے حالات بہت تفصیل سے لکھے تھے جن سے شوہروں کا اپنی بیویوں سے چار ماہ سے زیادہ دور رہنے اور اسی طرح فاسق محارم کا خلوت میں جمع ہونے کے مفاسد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے) حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا:

"آپ گھر سے جہاد کے لئے فوراً نکل جائیں اپنی امی کو بتادیں کہ وہ آپ کے ابو پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں۔"

عرض جامع: دس بچوں کی ماں (جو تقریباً ساٹھ سال کی تو ہو گی ہی) کے بارے میں

جب یہ اطلاع ملی کہ وہ اپنے جواں سال بیٹے سے بدکاری کروائی ہے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ دیکھیں اتنی بڈھی ہو کر بدکاری کروا رہی ہے پھر وہ بھی اپنے بیٹے سے۔ دوسرے دن فرمایا کہ میں نے اس عورت کے بارے میں یوں کہا تو بعد میں اس طرف توجہ ہوئی کہ مجھے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا وہ تو ایسے برے ماحول میں رہ کر ایسی ہے ادھر اگر اللہ نے اکیاسی سالہ بابا شیخ الشائخ مفتی اعظم کو کسی آزمائش میں مبتلا کر دیا تو کیا ہو گا؟ میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کی ہے اور چونکہ آپ کے سامنے یہ بات کہی تھی اس لئے آپ کو اطلاع دے رہا ہوں، نفس کے شر سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے:

﴿وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی﴾
(۱۲-۵۳)

آٹھویں جلد ختم آگے نویں جلد۔

کل ۱۱ جلدیں ہیں

فہرست مواعظ و رسائل

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالی

خطبات الرشید	حقوق القرآن	علاج یا عذاب	چندہ کی رقوم کے احکام
استقامت	درد دل	غیبت پر عذاب	اللہ کے باغی مسلمان
انوار الرشید	زکوٰۃ کے مسائل	دینداری کے تقاضے	ایمان کی کسوٹی
رمضان ماہ محبت	قربانی کی حقیقت	عیسائیت پسند مسلمان	مراقبہ موت
زندگی کا گوشوارہ	گلستان دل	گانے بجانے کی حرمت	آسیب کا علاج
مسجد کی عظمت	میراث کی اہمیت	باب العبر	سیاست اسلامیہ
محبت الٰہیہ	بیعت کی حقیقت	ترک گناہ	شرعی پردہ
وہم کا علاج	ربیع الاول میں جوش محبت	ٹی وی کا زہر	شرعی لباس
مرض و موت	تبلیغ کی شرعی حیثیت اور حدود	حفاظت زبان	صراط مستقیم
نفس کے بندے	جشن آزادی	جواہر الرشید	صحبت کا اثر
صفات قرآن	مالداروں سے محبت	انفاق فی سبیل اللہ	حفاظت نظر
ہر پریشانی کا علاج	علماء کا مقام	عید کی سچی خوشی	ملا کا رزق
سود خور سے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا اعلان جنگ		زحمت کو رحمت سے بدلنے کا نسخہ اکسیر	
علم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا؟		شریعت کے مطابق وراثت کی اہمیت	

کتاب گھر کی دیگر مطبوعات

- مسلح پہرہ اور توکل
- سیدی و مرشدی
- مسلم طالبات
- پکار - دریچہ
- تحریک کشمیر کی شرعی نوعیت

کتاب گھر، السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد، ناظم آباد، کراچی

فون: 021-36688239 موبائل: 0305-2542686